قادیانیت کے رد میں لاجواب کتاب!

نیپال میں قادیانیت اور اس کا سدِّ باب

مصنف

ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی

(تاراپٹی، نیپال)

ناشر

جامعہ سیدہ فاطمہ للبنات، جلیشور، مہوتری (نیپال)

NEPAL MEN QADYANIAT
AUR USKA SADDE BAAB
BY: MUFTI ABDUSSALAM AMJADI

حضور شیر نیپال اور رد قادیانیت

میری دانست کے مطابق علماء نیپال میں سب سے قادیانیت کے رد میں حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے ہی فتویٰ دیا ہے۔ آپ ایک فتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں:

"انہیں طائفہ خبیثہ کی پیداوار فرقۂ قادیانیہ ملعونہ ہے۔ نانوتوی نے دروازۂ نبوت کھولا اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ مرزا نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طرح طرح کے خرافات، لغویات، کفریات بکنے لگا۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی شان پاک میں بالخصوص حضرت عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ صلاۃ اللہ اور ان کی والدہ ماجدہ عفیفہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی شان جلیل میں نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کرنے لگا۔ مرزا کا مدعی نبوت بننا ہی اس کے کافر وا کفر ہونے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا۔ ایسے شخص کے کافر و مرتد ہونے میں کسی مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہوسکتا۔ اس کی کتاب میں فضولیات ولغویات کے انبار ہیں، اس شخص کے کفریات وہفوات بے شمار ہیں۔

مرزا اپنی کفریات کی بنا پر یقینا کافر و مرتد نہ ایسا کہ وہی کافر ہے۔ بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ اور اقوال مطرودہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر۔ بلکہ جو اس میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر اور جو اس کی تکفیر میں چوں وچرا کرے وہ بھی کافر بلکہ جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر تاویلات کے جھوٹے حیلے، بہانے تلاشے وہ بھی کافر۔

شفاء شریف ج:۲، ص:۲۴۷ میں ہے: نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک۔ ترجمہ: ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔ (فتاویٰ برکات حصہ سوم)"

ناشر

جامعہ سیدہ فاطمہ للبنات، جلیشور، مہوتری (نیپال)



Printed at: Ahmad Publications Pvt. Ltd. Patna, Mob.: 8521889323

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیت کے رد میں لاجواب کتاب!

نیپال میں قادیانیت اور اس کا سد باب

مصنف

ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی

(تاراپٹی، نیپال)

ناشر

جامعہ سیدہ فاطمہ للبنات، جلیشور، مہوتری (نیپال)

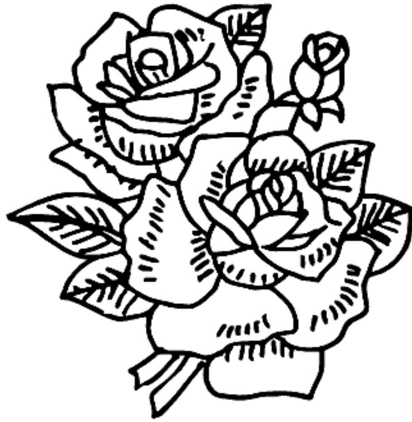
نام کتاب	:	نیپال میں فتنہ قادیانیت اور اس کا سد باب
مصنف	:	ابو العطر حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام امجدی برکاتی تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)
نظر ثانی	:	حضرت مفتی محمد احمد رضا ثقافی، بانی الامین نیشنل اکیڈمی، لہان (نیپال)
باہتمام	:	مولانا محمد شہاب الدین حنفی صاحب، سیمرد ہی، مہوتری (نیپال)
سن تالیف	:	۱۸ جمادی الآخرہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۱ جنوری ۲۰۲۲ء
تعداد	:	ایک ہزار (1000)
ناشر	:	جامعہ سیدہ فاطمہ للبنات، جلیشور، مہوتری (نیپال)
بتعاون	:	جناب طاہر انصاری سوگا نکال، مولانا عبد المصطفی امجدی مہتمم جامعہ سیدہ فاطمہ للبنات، مولانا تسلیم اختر رضوی سکریٹری جامعہ سیدہ فاطمہ للبنات، مولانا نصر الدین بلہا دھنوشا، جناب شیخ مجیب صاحب اور ایک بندۂ خدا (اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے)

ملنے کے پتے

- جامعہ سیدہ فاطمہ للبنات، جلیشور، مہوتری (نیپال)
- کنز الایمان فاؤنڈیشن، تاراپٹی (نیپال)
- مولانا ساجد حسین برکاتی، نرائن گھاٹ (نیپال)
- مولانا محمد فیروز برکاتی، دولے گونڑا (نیپال)

فہرست مضامین





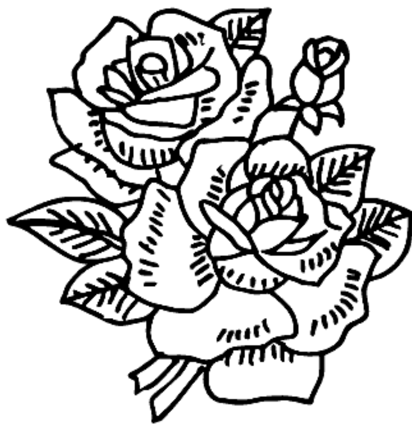
نذرانۂ عقیدت

میں اپنی یہ حقیر کاوش کلیم طور افلاک علیم منشور لولاک، مالک ممالک ملکوت، سالک مسالک جبروت، انیس بارگاہ حبی اللہ، زیب جمال نو بہار طریقت، شفیع امت، ،بنی رحمت، نافع علت، دافع کربت، مالک جنت، سرور کشور رسالت، سید اقلیم نبوت، سرور عالی مقام، رہبر جملہ امام ،مظہر ذات السلام، پیکر حسن تمام، امام القبلتین ،سید الثقلین، محبوب رب المشرقین و المغربین ،سراج السالکین ،بدر الصالحین، رحمۃ للعالمین ، خاتم المرسلین، مطلوب الطالبین ،زینۃ السماوات والارضین، محبوب رب العالمین، مغیث الھالکین، مہبط جبرئیل ،مورد تنزیل ،محبوب رحمان ، عنوان عہد نامہ ءوفا، میزبان مہمان خانہ ءصفا، عالم ما یبدو وما یخفیٰ ،قبلہ ءعاشقاں ،کعبہ ءایماں ، شفیع عاصیاں ،نور تاج شاہاں، ضیاء زمین و زماں، زینت مکین ومکاں، وجہ تخلیق کائنات، سید السادات، سرچشمۂ فیوض و برکات، مخبر ماضیات و مستقبلا ت، مختار شش جہات ، عالم اسرار کائنات ، پیکر عدل و مساوات، بہار لاہوت ، شناور دریائے ناسوت، مبداء انوار ازلیہ، منشاء عروج کمالیہ، کاشف حقائق، واقف اسرا رو دقائق، منبع علم وحکم محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کی سعاد حاصل کر رہا ہوں اس امید پر کہ بروز حشر مجھ گنہگار کو اور

میرے والدین و اہل خانہ کو اپنے مقدس ہاتھوں سے جام کوثر عطا فرمائیں گے، گرمی محشر کی شدت سے اپنے دامن کرم میں پناہ دیں گے اور خدائے تعالیٰ کے حضور شفاعت فرما کر بخشش کا پروانہ دلا کر جنت کے مکیں بنائیں گے۔

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جودو عطا کا ساتھ ہو
یاالٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

خاکپائے مصطفیٰ ﷺ
ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی عفی عنہ



تقریظ جمیل

فقیہ عصر، خلیفہ حضور محدث کبیر حضرت علامہ

مفتی محمد رحمت علی امجدی برکاتی صاحب

صدر شعبہ افتا جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد (ناسک)

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و
آلہ وصحبہ اجمعین

امابعد

زیر نظر رسالہ بنام ''نیپال میں فتنہ قادیانیت اور اس کا سد باب'' امیر القلم حضرت علامہ ومولانا مفتی عبد السلام صاحب قبلہ زید مجدہ السامی کا ہے۔

آں حضرت موصوف نے اس رسالہ کو بڑی محنت اور لگن سے لکھا ہے اور میری دانست کے مطابق علمائے نیپال میں سب سے پہلے قادیانیت کے خلاف اور اس فتنہ کے سد باب کے لئے لائحہ عمل کو مستقل رسالہ کی صورت دی ہے۔ اور یہ سن کر بڑی مسرت ہوئی کہ اس کتاب کا انگلش اور نیپالی زبان میں بھی ترجمہ کیا جارہا ہے۔ یقینا یہ ایسا کام ہے جو اس سے پہلے انجام نہیں دیا گیا۔ ضرورت تھی کہ مختلف زبانوں میں اس موضوع پر کتاب لکھی جائے جس میں عقیدۂ ختم نبوت پر بھی مدلل گفتگو کی گئی ہو، قادیانیت کے مکروہ چہرہ کو بے نقاب بھی کیا گیا ہو اور اس فتنہ کے سد باب کے لئے مضبوط لائحہ عمل بھی پیش کیا گیا ہو۔ تاکہ اس زبان کے ماہرین و جانکار بھی استفادہ کرسکیں اور اس فتنہ سے بچیں۔ محترم موصوف کی یہ کاوش مندرجہ ذیل کئی ایک نمایاں خصوصیات کی حامل ہے۔

(۱) قادیانیت دھرم کے تقریباً تیس عقائد کفریہ، افکار فاسدہ، نظریات کاسدہ، خیالات ضالہ مضلہ باطلہ کو انہیں کی کئی ایک کتابوں کے حوالے سے جمع فرمایا ہے ان میں سے بطور مثال دو عقائد کفریہ درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔
(دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہندی ص ۹)

(۲) میں احمد ہوں جو آیت وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ میں مراد ہے۔
(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶۷۳)

(۲) قادیانیت کے عقائد کفریہ باطلہ کا آیات قرآنیہ، کتب تفاسیر، احادیث نبویہ، اجماع امت، اقوال ائمہ وفقہاء کے ذریعہ رد بلیغ فرما کر اہل سنت و جماعت کے عقائد حقہ صحیحہ کو واضح فرمایا ہے علی سبیل المثال ان میں سے ہر ایک سے ایک ایک دلیل پیش کی جاتی ہے۔

موصوف مکرم نبی ﷺ کے آخری نبی ہونے پر قرآن مجید سے دلیل پیش کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا'' (پ ۲۲ سورہ احزاب آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے مذکورہ آیت کی تفسیر (بیضاوی شریف) کے حوالے سے رقم فرماتے ہیں:

''محمد ﷺ علیه وسلم آخر الانبیاء الذی ختمهم او ختموا به ولا یقدح فیه نزول عیسی بعده لانه اذا نزل کان علی

دینہ'' ترجمہ: محمد ﷺ نبیوں میں ایسے آخری نبی ہیں جن پر نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا اور عیسی علیہ السلام کے نازل ہونے سے حضور علیہ السلام کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا کیوں کہ حضرت عیسی علیہ السلام آپ کی شریعت کے پیروکار ہوکر نازل ہونگے۔

اور خاتمیت محمدی پر حدیث سے استدلال کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"عن العرباض بن سا رية قال قال النبی ﷺ انی عند الله لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته" حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ارشاد فرمایا بے شک میں اللہ تعالی کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین (لکھا) ہوا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گوندھے ہوئے تھے (مسند امام احمد)

اور اجماع امت سے دلیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں " دعوی النبوة بعد نبینا کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

ترجمہ: ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاجماع کفر ہے۔

(۳) اور آخر میں فتنہ قادیانیت کے سد باب کے لیے تیئیس تجاویز وتدابیر بھی تحریر فرمائے ہیں، تین تجاویز وتدابیر اول، دوم اور سوم کے عنوان سے اور باقی ہندسوں میں۔ ان میں سے دو تدبیریں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) مساجد کے ائمہ کرام گاہ بہ گاہ ختم نبوت پر سنجیدہ اور دل میں اتر جانے والا خطاب کریں اور ہفتہ میں محلہ کے نوجوانوں کو ختم نبوت کا درس ضرور دیں۔

(۲) اردو، نیپالی زبان میں عام وسادہ مضمون کو شائع کر کے اسکول و کالجز کے طلبہ اور دفاتر کے ملازمین میں مفت تقسیم کریں۔

عزیز محترم گوناگوں خوبیوں کے مالک، قلم سیال اور منجامرنج شخصیت کے حامل

کئی ایک کتابوں کے مصنف ہیں۔

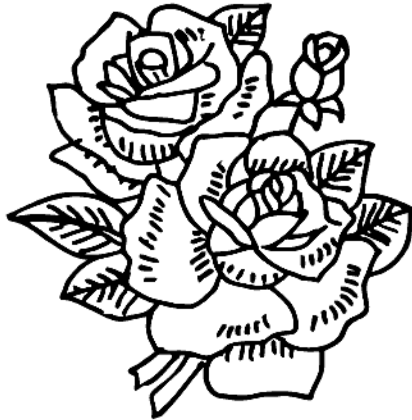
عوام خواص کی طرف سے حضرت مولف موصوف کا یہ قدم قابل تعریف ہے اللہ تعالی ان کو اس پر بہترین اجر فرمائے اور علم وعمل، عمر وصحت، اور قوت قلم میں بے پناہ برکتیں عطاء فرمائے اور عوام واہل سنت اس کتاب کو مطالعہ کر کے قادیانیت جیسے غیر اسلامی فرقہ سے اپنے آپ کو محفوظ کریں ساتھ ہی اس کتاب کی اشاعت میں موصوف کا بھرپور تعاون کریں تاکہ نیپال جیسے چھوٹے ملک میں بھی یہ فرقہ اپنی جڑوں کو مضبوط نہ کر پائے اور مسلمانوں کے اپنے اسلامی عقائد سلامت رہیں۔

محمد رحمت علی امجدی

خادم درس وافتا: جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد

(ناسک) ۱۷رجب المرجب ۱۴۴۳ھ

۱۹فروری ۲۰۲۲ء



کلمات اشرف

ازقلم: خلیفہ حضور شیر نیپال، فاتح جلیشور، حضرت
مفتی محمد اشرف رضا برکاتی دام ظلہ العالی
استاذ و مفتی دار العلوم قادریہ رشیدیہ، جلیشور، مہوتری (نیپال)

بسمہ تعالیٰ و تقدس، حامدا و مصلیا و مسلما

پیش نظر کتاب" نیپال میں فتنہ قادیانیت اور اس کا سد باب" ملک نیپال کے ایک متبحر عالم دین، بے باک متکلم، عظیم محقق اور ماہر ادیب ابو العطر حضرت مفتی محمد عبد السلام امجدی برکاتی صاحب زید علمہ وفضلہ کے رشحات قلم کا ایک خوبصورت، گراں قدر اور عظیم شاہکار ہے، جس میں انہوں نے فرقہ قادیانیت کے باطل عقائد و نظریات کا آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ اور اقوال ائمہ ومحدثین کی روشنی میں قلع قمع کیا ہے۔ خصوصا ملک نیپال میں اس فرقہ باطلہ مردودہ کے بڑھتے قدم میں بروقت اپنی خداداد صلاحیت و قابلیت کے ذریعہ زنجیر ڈال کر مسلمانوں کے ایمان وعقیدے پر شب خوں مارنے کی اس کی ناپاک کوشش کو ناکام بنایا ہے۔ نیز اسلام و بانی اسلام کے جیالوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونے اور آگاہ و خبر دار رہنے کی دعوت دے کر موصوف نے اپنا دینی وملی فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا ہے۔

لاریب ان کی یہ سعی جمیل و جہد مسلسل لائق صد آفریں و قابل داد وتحسین ہے۔ لہٰذا راقم الحروف اپنی طرف سے اور علمائے اہل سنت کی طرف سے ان کی اس عظیم کارکردگی پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کناں ہوتا ہے کہ خالق ارض وسماجل مجدہ مولانا موصوف کے علم وعمل کو مزید رونق بخشے اور ان کے علمی فیضان کو تام و عام فرمائے۔ آمین یارب العٰلمین بجاہ حبیبک سید المرسلین علیہ افضل الصلاۃ واکمل التسلیم الیٰ یوم الدین۔

ابو الحسان محمد اشرف رضا برکاتی امجدی

خادم التدریس والافتاء دار العلوم قادریہ رشیدیہ، جلیشور، مہوتری (نیپال)

24 رجب المرجب 1443ھ، مطابق 27 فروری 2022 بروز یکشنبہ

تقریظ جمیل

عمید القلم حضرت مولانا
محمد مبشر حسن مصباحی
پی ایچ ڈی جواہر لال نہرو یونیورسیٹی (دہلی)

تحفظ ختم نبوت پر جب بھی حملہ ہوا ہے علمائے اسلام نے جم کر مقابلہ کیا ہے، عصر حاضر میں فتنہ قادیانیت سب سے بڑا چیلینج ثابت ہوا۔ اس کی خطرناک، مہلک اور ایمان کو پامال کر دینے والی بدبودار ہوا نیپال میں کرونا وائرس کی طرح راجدھانی کاٹھمانڈو اور مختلف شہروں میں پھیل گئی۔ الحمدللہ دور اندیش علمائے نیپال نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس فتنے کا خوب زود کوب کیا، اسی کی ایک اہم کڑی زیر مطالعہ کتاب" نیپال میں قادنیت کا فروغ اور اس کا سد باب" ہے۔

یہ کتاب کوہ ہمالہ کی آغوش میں مشہور داعی اسلام، مفکر ملت، شہنشاہ درس وتدریس، تحریک وتنظیم کا عظیم فنکار، تصنیف وتالیف کے میدان کے قابل رشک شہسوار، حضور شیر نیپال کے قابل فخر تلمیذ رشید محب گرامی، صدق وفا کا محور، اخلاص ومحبت کا منبع حضرت مولانا مفتی عبد السلام امجدی زید علمہ ومجدہ کی تصنیف لطیف ہے۔ مصنف موصوف کی تحریکی تنظیمی خدمات جلیلہ کے علاوہ دیگر مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف کی تعداد تقریباً دو درجن ہیں جن میں مشہور مندرج ذیل ہیں:

(1) جنت کی خوشبو (2) جہنم کی ہولناکیاں (3) ماہ رمضان آیا (4) برکت

والی رات (5) آؤ نماز سیکھیں ہندی، (6) جیسا کروگے ویسا پاؤگے (7) خطبات برکات (8) مواعظ نیپال (9) معارف شیر نیپال (10) تاجدار نیپال (11) حیات امین شریعت (12) سورہ اخلاص اور کلمہ کے فضائل (13) غیب کی پانچ باتیں (14) تراویح کے فضائل وثبوت (15) عدت کے مسائل واحکام اور فتاوی شیر نیپال کی ترتیب.

حالات حاضرہ کے سلگتے موضوع پر موصوف کی کتاب قادیانیت کا فروغ اور اس کا سد باب کا سرسری مطالعہ کیا مختصر رسالہ ہے لیکن سمندر کو زہ میں سمیٹ لیا گیا ہے، قرآن واَحادیث اور مستند کتابوں اور مشاہدات وتجربات کی روشنی میں کتاب کو تحقیقی اور جامع بنا دیا ہے، ساتھ ہی فتنہ قادیانیت کے سد باب کے لیے ایک مضبوط لائحہ عمل پیش کیا ہے۔اب یہ لائحہ عمل اپنانا ہمارا دینی فریضہ اور وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے۔

چونکہ متفقہ طور پر قادیانی عقائد کفریہ ہیں اس لیے سارے مکاتب فکر کے علماء نے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کو کافر و مرتد قرار دیا ہے۔ پاکستان حکومت میں وہ مسلم فرقے کی لسٹ میں شامل نہیں بلکہ غیر مسلم کی زمرے میں ہیں۔

ختم نبوت اسلام کا بنیادی متفقہ عقیدہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والرسل ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی ورسول نہیں ہوسکتا ہے۔لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو نبی ورسول ہونے کا دعوی کیا اور کفریہ عقائد اپنی کتابوں میں شائع کیا۔یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں ختم نبوت کی تحریک کئی دہائیوں سے جاری ہے۔

ماضی قریب میں ہی امیر المجاہدین علامہ خادم حسین رضوی رحمہ اللہ نے تحریک لبیک یارسول اللہ کے بینر تلے آئین میں اسی بل کے خلاف ایک تاریخی احتجاج کیا اور تاعمر تحفظ ختم نبوت کی پاسداری کی۔لیکن یہ قادیانی مذہب اب صرف پاکستان میں ہی نہیں مکر وفریب کا جال دوسرے مما لک میں بھی بچھا چکے ہیں۔جیسا کہ کاٹھمانڈو راجدھانی نیپال میں بھی اپنا سینٹر کھول دیا ہے۔وہ مال وزر دے کر قادیانی مذہب کا

فروغ کرتے ہیں، بظاہر نماز بھی پڑھتے ہیں، اچھی اچھی باتیں بھی کرتے ہیں اور بڑے اخلاق سے پیش آتے ہیں لیکن ان کے اساسی عقائد کفریہ ہیں۔یونیورسٹی کے طلبہ طالبات، پسماندہ غریبوں کو مالی تعاون کرکے اپنے مذہب سے قریب کرتے ہیں. خدارا ہر قادیانی فکر وگفتگو سے محفوظ رہیں اور دوسروں کو بھی محفوظ رہنے کی تلقین کریں۔

نیپال میں قادیانیت کا سد باب کیسے ہو؟ مجھ سے یہاں کے مختلف علماء اور اسکالرس نے تبادلہ خیال کیا۔میں نے انہیں اپنے کچھ مشورے دیے اور بتایا کہ صرف تحریر ہی کافی نہیں ہے عملی اقدام بھی ضروری ہے۔

تحریری طور پر میں نے 2015ء میں اپنا ایک مقالہ قادنیت کے حوالے سے سہ ماہی الھادی بیراٹ نگر سے شائع کیا تھا جب یہاں پر ان کی موجودگی کا علم ہوا تھا۔

میری ناقص رائے میں سد باب کے لیے اہل سنت واہل حدیث اور سبھی طبقہ سے علماء ہوں، اور حکومتی سطح پر میمورنڈم دے کر ان کے خلاف کارروائی کریں۔نیپال جمہوری ملک ہے اور کمیونسٹ کا غلبہ ہے اس لیے یہ اتنا آسان نہیں ہے،لیکن اس احتجاج کا اثر یہ ہوگا کہ عوامی سطح پر سارے مسلمانوں کو پتہ چل جائے گا کہ یہ کوئی مسلم فرقہ نہیں ہے بلکہ ایک مستقل مذہب ہے۔مستقل مذہب کے طور پر رہے تو ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے"لکم دینکم ولی دین" تمہارا دین تمہارے لیے اور میرا دین میرے لیے ہے۔لیکن مسلم فرقہ بن کر مسلمانوں کو اپنے مکر وفریب میں پھنسا کر ایمان وعقیدہ خراب کرے،تو نا قابل بیان افسوسناک کربناک المیہ ہوگا۔

ابھی اگر خاموش رہے تو نیپالی حکومت میں بعید نہیں کہ اپنا مسلم فرقہ میں نام شمار کرالے،لہذا ہمارا اور ہر نیپالی مسلم ناگرک کی ذمہ داری ہے کہ اپنا احتجاج درج کرائیں اور مطالبہ کریں کہ وہ جس طرح پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ میں کافر ہے اسی طرح یہاں بھی کافر ہے چاہے وہ جہاں چلے جائیں اپنے کفریہ عقائد ہونے کی وجہ سے مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہیں۔

تحریرات اردو، نیپالی اور ہندی زبانوں میں بھی شائع کرنے کے ساتھ اسٹیج کے علماء کے لیے ضروری ہے اپنا موضوع سخن یہاں قادیانی مذہب کے مکروفریب بنائیں اوران کے کفریہ عقائد سے روشناس کرائیں۔ائمہ مساجد اور خطباء کو بھی چاہیے کہ غوث اعظم ،اعلیٰ حضرت اور اپنے مخصوص تقاریر کے علاوہ للہ قادنیت پر خطاب کریں،کم ازکم بڑے شہروں کے بڑی کانفرنسیز میں ابھی تقریر کی ضرورت ہے چونکہ تحریر سے زیادہ تقریر مؤثر اور سریع التبلیغ ہے۔

اس کے علاوہ ذمہ دار علماء کو چاہیے کہ وفد کی شکل میں جہاں پر مراکز قائم ہو رہے ہیں خاص کر وہاں کا دورہ کریں،اہل خیر کا بھی دینی فریضہ ہے کہ اس کام کے لیے علماء کا مالی تعاون کریں تا کہ ان کا سفر آسان تر ہو.دین اسلام کی تبلیغ علماء،صوفیاء اور اہل دول کے باہم تعاون سے ہی ہوئی ہے اور ہوتی رہے گی ان شاء اللہ۔

اخیر میں دعا گو اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب قبلہ کو عمر خضر عطاء فرمائے،دیگر تحریکی تصنیفی خدمات کی طرح،اسے بھی مقبول عوام وخواص بنائے اور ان کے تحریر کردہ لائحہ عمل اختیار کرنے کی ہم سبھی کو توفیق بخشے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی علیہ وسلم

خاکسار:

محمد مبشر حسن مصباحی

2022/02/25



تاثر گرامی

شہزادۂ امین شریعت،حضرت مولانا

مفتی محمد احمد رضا ثقافی صاحب

بانی الامین نیشنل اکیڈمی،لہان،سرہا(نیپال)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد

فتنہ قادیانیت ملک نیپال میں بھی اپنے عقائد باطلہ مسمومہ کی ترویج واشاعت کے لئے خوب خوب کوشاں ہے۔وقت کی ضرورت تھی کہ اس فتنۂ قادیانیت کو بے نقاب کرکے اس کا اصلی چہرہ عوام الناس تک پہنچایا جائے۔چونکہ یہ فتنہ بڑی تیزی کے ساتھ بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے جھانسے میں لے رہا ہے اور اس فرقہ ناریہ کے مبلغین پیسوں سے، میٹھی میٹھی باتوں سے اور بے بنیاد دلائل سے لوگوں کو اپنے جھانسے میں لاکر ان کے ایمان وعقیدہ کا سودا کرتے ہیں۔

ضروری تھا کہ اس فرقہ باطلہ کی بنیادی باتوں کو عوام اہل سنت تک پہنچائی جائے،تاکہ لوگ اس کی حقیقت کو سمجھ سکیں اور اس سے دوری اختیار کرسکیں۔

اللہ کے فضل وکرم سے رئیس قرطاس وقلم ابوالعطر حضرت مفتی محمد عبدالسلام امجدی برکاتی نے ملک قطر میں رہتے ہوئے بھی اس ضرورت کو اپنی ضرورت سمجھا اور کثیر مصروفیات کے باوجود ایک مدلل اور پرمغز رسالہ تحریر فرمایا۔میں نے بالاستیعاب اس کا مطالعہ کیا خوب تر اور دلائل و براہین قاطعہ سے مزین پایا اور میں سمجھتا ہوں جو بھی اس رسالہ کو ایک مرتبہ سمجھ کر پڑھ لے گا یا صحیح سے سن لے گا وہ کبھی بھی قادیانیت کے جال میں نہیں پھنسے گا۔چونکہ صاحب قلم نے عقائد قادیانیت کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے

اور اس ناپاک دھرم و فرقہ ناریہ کی زہر فشانیوں سے اس قدر متنبہ کر دیا ہے کہ عوام اہل سنت سے ہر شخص اس فرقہ سے نفرت ہی کرے گا اور اس کے جھانسے میں پھنسنے سے خود کو محفوظ رکھے گا۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ علما و ائمہ کرام اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس رسالہ کی تفہیم و تشہیر اپنے اپنے حلقہ میں کریں، ہر محلہ کی مسجد کے امام تک پہنچایا جائے اور امام صاحب جمعہ کی تقریر میں اس رسالہ کا ملخص اور فرقہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے کذب و فریب اور نبوت کے جھوٹے دعوی کو بیان کر کے اس فرقہ باطلہ کی نفرت سارے لوگوں کے دلوں میں ڈال دی جائے تاکہ عوام اہل سنت اس سے بچیں اور اپنے اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں۔ کیونکہ رد قادیانیت کا صرف ایک فرد کا کام نہیں ہے بلکہ ہر فرد اور ہر عالم کا کام ہے۔ تو جس طرح مفتی عبد السلام امجدی برکاتی نے ملک سے دور رہ کر بھی جملہ علمائے نیپال کی طرف سے اس فرض کفایہ کو ادا کر کے سابقین اولین کا شرف اپنے نام کیا ہے اسی طرح علمائے اہل سنت نیپال جو ملک نشیں ہیں کم از کم اس تحریر و رسالہ کو عوام تک پہنچانے کے لئے حتی المقدور سعی بلیغ کریں۔ نیز اپنے علما سے گذارش کروں گا کہ ہر دینی اسٹیج پر ختم نبوت کا نعرہ ضرور لگائیں۔ اللہ تعالیٰ سارے مسلمانوں کو ایمان کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد احمد رضا ثقافی

بانی الامین نیشنل اکیڈمی

۱۳/ ۲/ ۲۰۲۲ء



تقدیم

از قلم: ادیب شہیر، ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ، حضرت مولانا

غلام غوث صدیقی رضوی

استاذ درس نظامی و ناظم تعلیمات شعبہ جامعہ فاطمہ خوریجی (دہلی)

وسابق استاذ، تخصص فی الادب والدعوۃ، جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء، ذاکر نگر (نئی دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی و رسول ہونے کا عقیدہ اسلام کا وہ بنیادی اور مرکزی عقیدہ ہے جس کا نہ صرف صریح انکار کرنا کفر ہے بلکہ اس میں کسی طرح کا شک کرنا یا اس کی کوئی تاویل کرنا بھی کفر ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت (نبوت کا دعویٰ کرنے والا) سے دلیل طلب کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے دلیل کا مطالبہ کر کے نبوت کے جاری ہونے کے امکان کا عقیدہ رکھا اور یہ بھی کفر ہے۔

قرآن مجید کی تقریباً سو آیات اور دو سو سے زائد احادیث طیبہ سے ثابت ہے کہ نبی اکرم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کسی نوعیت کے نبی ہونے کا امکان رکھنا، خواہ وہ 'تشریعی ہو یا غیر تشریعی، ظلی و بروزی ہو یا اصلی' یقیناً کفر ہے۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے لے کر تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور تمام مفسرین، محدثین، متکلمین، علماء اور صوفیاء سمیت اب تک پوری اُمت مسلمہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر وعموم و استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

کے ساتھ ہی ہر قسم کی نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہو چکا ہے یعنی آپ کے بعد قیامت تک کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا اور اب جو بد بخت اپنے کسی قسم کا نبی ہونے کا دعوی کرے پھر اس دعوے کے بارے کتنی ہی تاویلیں کیوں نہ کرے یا جو شخص اس دعوی کو سچا تسلیم کرے وہ بھی کافر ہے بلکہ جو شخص اس مدعی نبوت کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

فتنہ قادیانیت صرف عقیدہ ختم نبوت تک ہی محدود نہیں بلکہ قادیانیوں نے متعدد عقائد گڑھ کر خود کو مسلمانوں سے الگ قرار دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں مسلم ممالک میں غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

ممالک اسلامیہ میں قادیانیوں کا جو حشر ہوا، اس تعلق سے محمد سعید احمد نقشبندی نے اپنی کتاب" قادیانی فتنہ اور علمائے حق" جس کی پہلی نشر و اشاعت اسلامک فاونڈیشن آف نارتھ امریکا کی طرف سے ہوئی تھی، میں مختلف رپورٹس کو یکجا کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"۱۹۵۳ء میں مصر نے اپنے ملک میں قادیانیوں کے داخلے پر پابندی عائد کر دی اور جماعت احمدیہ کو غیر قانونی قرار دے دیا، کیونکہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قادیانیوں کا تل ابیب (اسرائیل) میں مرکز ہے۔ جمہوریہ شام نے قادیانیوں کا غیر مسلم ہونے کا فتوی جاری کیا۔ ۱۹۶۵ء میں جنوبی افریقہ کی جوڈیشنل نے فتوی جاری کیا کہ احمدی اور بہائی کافر ہیں، ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں۔ ۱۹۶۷ء میں غیر مسلم کی حیثیت سے حرمین شریفین میں داخلے کے جرم میں قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا۔ ۲۶اپریل ۱۹۷۳ء کو رابطہ عالم اسلامی کے ایک اجلاس جس میں اسلامی ممالک کے ایک سو سے زائد تنظیموں کے مقتدر نمائندے شریک تھے، قادیانیت کے غیر مسلم ہونے کی قرار داد متفقہ طور

پر منظور ہوئی۔ ۲۹اپریل ۱۹۷۳ء آزاد کشمیر اسمبلی قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرار داد اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا قانون منظور کیا اور قرار دیا کہ قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ دونوں غیر مسلم ہیں"۔

(دیکھیے: قادیانی فتنہ اور علمائے حق از محمد سعید احمد نقشبندی، ص۸، ناشر اسلامک فاونڈیشن آف نارتھ امریکا، ملخصا)

اب چونکہ نیپال میں فتنہ قادیانیت کے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں، لہذا امت مسلمہ کے علما پر لازم ہے کہ اپنے فروعی مسائل کے اختلاف میں انیرجی صرف کرنے کی بجائے فتنہ قادیانیت کو روکنے کی کوشش کریں۔

ابو العطر مفتی محمد عبد السلام امجدی برکاتی نے زیر نظر رسالہ" نیپال میں فتنہ قادیانیت اور اس کا سد باب" مرتب کر کے دنیائے اسلام بالخصوص نیپال کے مسلمانوں پر احسان عظیم کیا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں حضرت مصنف مدظلہ نے قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ کی تردید نہایت مدلل انداز میں کی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ خود ساختہ نبوت کا مدعی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اسلام کے خلاف اور باطل ہیں۔ جیسا کہ مصنف مدظلہ نے اس رسالہ میں نیپال میں قادیانیت کے بڑھتے اثرات کے تئیں قوم مسلم کو ہوشیار کرنے کی کوشش کی ہے، لہذا ہمیں یقین ہے کہ قادیانیت سے متاثر حضرات نے اگر اس رسالہ کو خالی الذہن ہو کر پڑھا تو ان پر مرزا قادیانی کے دعاوی اور مشن کی حقیقت روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے گی۔ راقم الحروف نے جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو دل باغ باغ ہوگیا اور کتاب کی افادیت و اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ارادہ کرلیا کہ اس کا انگریزی ترجمہ کروں تاکہ انگریزی زبان میں اسلامی عقائد پڑھنے والوں کے لیے سہولت ہو جائے اور وہ فتنہ قادیانیت سے خود کو محفوظ کرسکیں۔ اللہ تعالی مصنف مدظلہ کو جزائے خیر عطا کرے کہ انہوں نے

عوام کے لیے قادیانیوں کے صحیح خد و خال کو پیش کر کے اور ان کا رد فرما کر ایک اہم دینی خدمت سر انجام دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

غلام غوث صدیقی دہلوی

استاذ درس نظامی و ناظم تعلیمات شعبہ جامعہ فاطمہ خوریجی دہلی، و اسلامک ریسرچ اسٹوڈنٹ و مضمون نگار، شعبہ اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، این اے آئی، آئی پی ایکسٹینشن، نئی دہلی، و سابق استاذ، تخصص فی الادب والدعوۃ، جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء، ذاکر نگر نئی دہلی



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْعَرَبِیِّ الْمَکِّیِّ الْھَادِیِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ مَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

اسلام اور اہل سنت:

مذہب اسلام یہ آفاقی اور امن و آشتی کا مذہب ہے، یہ ایسا مذہب ہے جس کا پاکیزہ کلمہ پڑھ لینے والا ہر شخص ہدایت کے راستے پر چلنے والا شمار کیا جاتا ہے اور اس کے اصول و قوانین کی پاسداری کرنے کی وجہ سے جنت کی بشارت اور اس کی نعمتوں کا مستحق ہو جاتا ہے اور اپنے جسم کو جہنم کی آگ سے ہمیشہ کے لئے بچا لیتا ہے۔ یہ ایسا پاکیزہ اور کامل و اکمل دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے اور اسی کی اتباع و پیروی کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران آیت نمبر 19)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین، اسلام ہی ہے۔

اسلام اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اللہ سبحانہ کا بھیجا ہوا دین ہے جس کا آئین قرآن حکیم ہے، اس پر مکمل ایمان اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اس کے مطابق زندگی بسر کرنا اسلام ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت و خاتمیت، اللہ کے بھیجے ہوئے تمام نبیوں، اس کی نازل کردہ تمام آسمانی کتابوں، اللہ کے فرشتوں، مرنے کے بعد زندہ اٹھائے جانے اور روز جزا پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنا ہی اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ

نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے جو نظام و قانون اور ضابطہ حیات دیا ہے اس پر عمل ہونا لازم ہے۔اس دستور کی رہنمائی انبیائے کرام اپنے اپنے دور میں کرتے رہے اور حضور پاک صاحب لولاک محمد عربی ﷺ پر یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔اسلام کے ان اصولوں کو جس جماعت نے اپنے سینے سے لگایا اسی مبارک جماعت کو اہل سنت کہا جاتا ہے۔اور یہ اہل سنت و جماعت کا لقب اس امت وسط کو جوملا ہے زبان نبوی کا فیضان ہے نہ کہ مسلمانوں کا اپنی طرف سے گڑھا ہوا بلکہ یہ نام تو مبتدعین کے وجود سے قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے ظاہری عہد مبارک سے صحیح العقیدہ اور ہدایت یافتہ مسلمانوں کے لئے استعمال ہوتا آ رہا ہے۔اس دعویٰ کے ثبوت میں روایات واقوال ائمہ ومفسرین ومحدثین کثیر طوالت سے بچتے ہوئے صرف ایک روایت پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

عن ابْن عَبَّاس فِي هَذِه الْآيَة قَالَ {تبيض وُجُوه وَتسود وُجُوه} قَالَ تبيض وُجُوه أهل السّنة وَالْجَمَاعَة وَتسود وُجُوه أهل الْبدع والضلالة وَأخرج الْخَطِيب فِي رُوَاة مَالك والديلمي عَن ابْن عمر عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فِي قَوْله تَعَالَى {يَوْم تبيض وُجُوه وَتسود وُجُوه} قَالَ تبيض وُجُوه أهل السّنة وَتسود وُجُوه أهل الْبدع۔ وَأخرج أَبُو نصر السجْزِي فِي الْإِبَانَة عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَرَأَ {يَوْم تبيض وُجُوه وَتسود وُجُوه} قَالَ: تبيض وُجُوه أهل الْجَمَاعَات وَالسّنة وَتسود وُجُوه أهل الْبدع والأهواء۔

(مسند الفردوس: حدیث نمبر 8986، کنز العمال حدیث نمبر 2637)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے اس اس فرمان "یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ (آل عمران 106) کے بارے میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا

کہ کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ، اہل سنت و جماعت کے چہرے سفید اور اہل باطل کے چہرے سیاہ ہوں گے۔اور دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی یونہی تفسیر فرمائی اور ابونصر سجزی نے اَبانہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا اہل سنت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل باطل کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

فرقہ باطلہ کا وجود:

مذہب اسلام اور بانی اسلام محمد عربی ﷺ نے جو ضابطہ حیات اور اللہ تعالیٰ کا نجات دہندہ پیغام امت کے سامنے پیش کیا اسے جس نے قبول کیا وہ سرخرو اور کامیاب ہوگیا مگر جس نے بھی اس سے روگردانی کی، اسلام کے خلاف عقائد ونظریات گڑھ لئے، اور بدعات ومنکرات اور گمراہیوں کو اپنایا وہ گروہ بندی کا شکار اور مستحق نار ہوا۔اور بہت سے گروہ فرقہائے باطلہ قرآن وسنت کے خلاف اپنے عقائد ونظریات کی بنیاد ڈال کر الگ الگ چولوں اور لباسوں میں پیدا ہوئے، باطل عقائد وافکار کی وجہ سے فرقہ ناریہ کہلائے اور پھر ان وعیدات وعقابات کے مستحق ہوئے جن کا ذکر احادیث نبویہ میں ہے۔پیغمبر اسلام محمد عربی روحی فداہ ﷺ سے ان باطل فرقوں کے بارے میں امت کو پہلے ہی آگاہ فرمادیا تاکہ جب بھی اور جس دور میں بھی باطل فرقوں کا ناپاک چہرہ ابھرے امت اس سے دور رہے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔جن گمراہ فرقوں کا ذکر احادیث میں آیا ہے ان میں سے ایک فرقہ قادیانیت بھی ہے۔ارشاد رسول ﷺ ہے:

افترقتِ اليهودُ علَى إحدَى وسبعينَ فرقةً فواحدةٌ في الجنَّةِ وسبعونَ في النَّارِ وافترقتِ النَّصارى علَى ثِنتينِ وسبعينَ فرقةً فإحدَى وسبعونَ في النَّارِ وواحدةٌ في الجنَّةِ والَّذي نفسُ محمَّدٍ بيدِهِ لتفترِقَنَّ أمَّتي علَى ثلاثٍ وسبعينَ فرقةً واحدةٌ في الجنَّةِ

وثنتان وسبعون فی النّار قیل یا رسول اللہ مَن ھم قال الجماعۃ۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر 3241،مشکوٰۃ ص30)

ترجمہ: بے شک نواسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ان میں ایک جماعت جنتی اور باقی سارے فرقے جہنم میں جائیں گے۔عرض کیا گیا" یارسول اللہ! یہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہے؟ فرمایا:" ما انا علیہ واصحابی" جولوگ اس راستے پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

جس جماعت کو پیغمبر اعظم،خاتم النبیین ﷺ نجات یافتہ فرمایا ہے وہ اہل سنت و جماعت ہے اور اس کے علاوہ جتنے بھی گروہ اور فرقے ہیں وہ سب ناری ہیں اپنے عقائد باطلہ ومزعومات فاسدہ کی بنا پر۔

امام ملاعلی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: پس اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اس جماعت سے مراد اہلسنت و جماعت ہی ہے۔اورفرقہ ناجیہ اہلست ہی ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح جلدنمبر ۱ صفحہ ۲۴۸)

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اہلسنت و جماعت ہی فرقہ ناجیہ ہے اوران بزرگوں کی اتباع کے بغیر نجات متصور نہیں، اگر بال برابر بھی مخالفت ہے تو خطرہ ہی خطرہ ہے اور یہ بات کشف الہام صریح سے یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے اس میں غلطی کا احتمال نہیں تو کس قدر خوش نصیب ہے وہ شخص جسے ان کی متابعت کی توفیق مل گئی۔

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول حصہ دوم جلدنمبر ۱ صفحہ ۱۷۳ مکتوب ۵۹،چشتی)

قادیانیت یا جماعت احمدیہ کیا ہے؟

اسلام کے نام پر بہت سے فرقے جنم لے کر کلمہ خواں مسلمانوں کے ایمان و عقیدے پر شبخوں مارتے رہے ہیں،اپنی میٹھی باتوں سے بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے دام مکر وفریب میں پھنسا کر انہیں سواد اعظم کے مسلک سے منحرف کرنے کی

کوشش کرتے رہے اور علاقہ کا علاقہ ان کی سازشوں کا شکار ہو کر گمراہی اور جہنم کی راہ پر چل کر تباہ و برباد ہو گئے۔جن باطل فرقوں نے اسلام و مسلمان کو نقصان پہنچایا،اسلام کی شبیہ کو بگاڑنے کی کوشش کی اور مسلمانوں کے متفقہ ومتحدہ عقائد ونظریات پر حملہ کر کے مسلمانوں کو نقصان وتکلیف پہنچا رہے ہیں ان میں سے ایک فرقہ قادیانیت یا جماعت احمدیہ بھی ہے،جس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔فرقہ قادیانیت ہی کا دوسرا نام جماعت احمدیہ ہے یا اسی کا ایک گروہ ہے۔اگرچہ یہ جماعت مسلمانوں کو ورغلانے کے لئے خود کو مسلمان کہتی ہے مگر یہ حقیقت میں مسلمان نہیں ہے۔7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانی کے دونوں گروہوں (جماعت قادیانیہ اور جماعت احمدیہ) کو ان کے فاسد و باطل نظریات و عقائد کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کی جماعت سے خارج قرار دینے کا آئین جاری کیا۔

قادیانیت کا بانی اور اس کا اسلامی عقائد پر حملہ:

مرزا غلام احمد قادیانی جو قادیانی مذہب کا بانی ہے وہ 1839 یا 1840ء میں قادیان، تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور،مشرقی پنجاب،انڈیا میں پیدا ہوا اور 2 مئی 1908ء کو لاہور میں وبائی ہیضہ سے وہ ہلاک ہوا۔مرزا غلام احمد قادیانی نے 1883ء سے 1908ء تک بتدریج ملہَم،محدث،مامور من اللہ،مہدی،مثیل مسیح،مسیح ابن مریم،نبی،مظہر صفات باری تعالی اور اس کے علاوہ اور بھی کئی دعوے کر کے اس نے عقائد اسلامیہ پر شبخوں مارا،نبی ہونے کے دعویٰ کے ساتھ اللہ رب العزت اور انبیاء کرام کی توہین وتنقیص کر کے فتنہ وفساد کے ایک نئے دور کا آغاز کیا۔قادیانیت انگریزوں کی شہ پر اور ان کی مالی سپورٹ سے دنیا بھر میں اپنی جال پھیلا رکھی ہے۔پاکستان و ہند میں خاصی تعداد میں قادیانیت کے کلمہ گو موجود ہیں،آئیے دن ناموس رسالت پر حملہ کرتے رہتے ہیں اور مسلمانوں میں افتراق و انتشار کی بیج بوتے

ہیں۔علمائے حق ان کا مقابلہ اور رد کر کے انہیں بے نقاب کرتے رہتے ہیں اور ناموس رسالت کا پہرہ دے کر غلامی رسول کا ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں۔

بانی قادیانیت کا کردار:

مسلمانو!

اپنے نبی پاک ﷺ کی سچی غلامی میں زندگی بسر کرو،ان کی محبت وعشق کا دیا اپنے سینے میں جلاؤ اور مرزا غلام احمد قادیانی جیسے آوارہ ومنچلے کی پیروی اور اس کے باطل دھرم قادیانیت اور اس کے پرچارک کے بالکل قریب نہ جاؤ،اس دھرم کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی آوارگی کا واقعہ پڑھو گے تو یقینا آپ اس سے سخت نفرت کرنے لگو گے اور نیپال میں جو لوگ بھی اس دھرم کا پرچار کررہے ہیں خواہ پیسوں کی لالچ دے کر یا کسی عہدہ کا جھانسہ دے کر تو ان سے بھی آپ دور رہنے لگو گے،اپنے ایمان کی کل پونجی کو بچانے کے فکرمند ہو جاؤ گے اور اپنی اولاد کو بھی اس باطل فرقہ سے کوسوں دور رکھو گے۔مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی اپنے باپ کے بارے میں لکھتا ہے:

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن مبلغ 700 روپے وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین چلا گیا۔جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو بہلا پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا گیا۔حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے۔

(سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۳۴ تا ۳۵)

مرزا کے صدہا جھوٹ سے ایک جھوٹ:

مسلمانو!

آپ ذرا دل سے بتائیں کہ جو آدمی جھوٹ بولے کیا آپ اس کا ساتھ دیں

گے؟ جبکہ جھوٹ ایسا گناہ ہے جس کی مذمت قرآن و احادیث میں ہے،معاشرہ میں بھی اس کو برا سمجھا جاتا ہے،معاشرہ کا ہر شخص جھوٹ بولنے والوں سے نفرت کرتا ہے اور حقیر سمجھتا ہے۔پھر کوئی بھلا کیسے جھوٹے شخص کا ساتھ دے گا اور اس پر اعتماد کرے گا؟ دنیاوی معاملہ میں بھی ایسے شخص پر کوئی بھروسہ نہیں کرتا تو بھلا اگر کوئی دینی معاملہ میں جھوٹا ہو تو اس کا تو اور بھی کوئی اعتبار نہیں ہوگا،مسلمانوں کے عقائد میں اپنے باطل نظریہ اور ناپاک عقیدہ کی ملاوٹ کرے تو بھلا ایسے جھوٹے اور مکار پر کیسے یقین کر لیا جائے اور کیسے اسے سچا مان کر اس کی اور اس اسلام مخالف جماعت کی پیروی کر لی جائے۔جو شخص جھوٹ بولتا ہو اگر وہی نبی ہونے کا معاذ اللہ دعویٰ کر بیٹھے تو کیا عقل کہتی ہے کہ اس کی بات کو تسلیم کر لی جائے اور اس کو اپنا پیشوا مانا جائے؟ ہرگز ہرگز نہیں! تو مرزا غلام احمد قادیانی جو جھوٹا ہو اور جھوٹ بولے اس کو نبی مان کیسے لیا جائے اور جو اس کے نبی ہونے کا پرچار کرے اس کی باتوں کا کیسے اعتبار کر لیا جائے اور کیسے ایسی جماعت کے ساتھ جڑ کر ایمان محفوظ رہ سکتا ہے؟ بالکل ایمان سلامت نہیں رہے گا اور نہ عقل سلیم والا ایسے باطل فرقہ کے جال میں آئے گا۔کیسے جماعت قادیانیہ یا جماعت احمدیہ کو اسلامی جماعت اور اس سے جڑے افراد کو مسلمان مانا جائے؟ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر مرزا کا وہ جھوٹ ہے کیا جو اس نے بولا ہے؟ تو سنئے مرزا اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ اس نے کسی سے نہیں پڑھا جب کہ اس نے دنیا میں کئی استادوں سے تعلیم حاصل کی اور یہ بات بھی اسی کی کتاب میں موجود ہے۔اس کی یہ دونوں باتیں اسی کی کتابوں سے ملاحظہ کیجئے،دیکھئے وہ خود لکھتا ہے:

(1) سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا،سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن وحدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے۔کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک

سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلا واسطہ میرے پر کھولے گئے۔

(روحانی خزائن ج ۱۴ ص ۴۹۴)

نمبر ایک والے اقتباس میں لکھا کہ اس نے دنیا میں کسی سے نہیں پڑھا بلکہ اس نے خدا سے ہی علم حاصل کیا۔ اس اقتباس میں اس نے کئی ایک جھوٹ بولا ہے اور ہر جھوٹ پر اس کا ہوا منہ کالا ہے۔ اب نیچے نمبر 2 میں اس کے پہلے جھوٹ کا آپریشن اسی کے قلم ملاحظہ کیجئے، وہ لکھتا ہے:

بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا، جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں پڑھیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ کے علوم مروجہ کو جہاں تک خدا

تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔ اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔

(روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۱۸۱ حاشیہ کتاب البریہ)

مرزا کا جھوٹ تو خود اس کی تحریر سے اوپر بیان ہو چکا ہے اب ذرا اس کے اپنے گندے خون کی تحریر کی روشنی میں اس کا جھوٹا ہونا ثابت کیا جائے۔ مرزا پہلے لکھ چکا ہے کہ اس نے کسی سے نہیں پڑھا جبکہ اس کی دوسری تحریر نے اس کی تردید کر دی، اب اس کے بیٹے کی تحریر بھی اس کی تردید وتکذیب کر رہی ہے۔ اس کا بیٹا لکھتا ہے:

’اسی زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدراس تھے، کچہری کے ملازم منشیوں کے لیے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں، استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔

(سیرۃ المہدی، 137:1، روایت نمبر:150)

اوپر کی دو طویل عبارت مرزا کی کتاب سے قارئین کے پیش خدمت ہیں، پہلی عبارت میں مرزا نے اقرار کیا اس نے کسی استاذ سے نہیں پڑھا جبکہ دوسری عبارت میں لکھا دنیا میں اس نے کئی استاذوں سے علم حاصل کیا اور یہی بات اس کے ناپاک خون یعنی اس کے بیٹے نے بھی لکھی۔ تو یہ اس کے جھوٹا ہونے پر واضح دلیل ہے، تو میرے سنی مسلمان بھائیو! ذرا بتائیے کہ جو خود اپنی نظر میں اور اپنے بیٹے کی نظر میں جھوٹا ہو کیا وہ نبی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے اور اللہ و اس کے رسولوں کی شان اقدس میں گستاخی وتوہین کرنے کی وجہ سے وہ کافر ہے اور جھوٹ بولنے کی وجہ سے قرآن واحادیث میں جتنی مذمتیں اور لعنتیں آئی ہیں ان سب کا وہ مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اور نبی آخر

الزماں ﷺ نے جھوٹ سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ

(النحل 105)

ترجمہ: جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

(الحج 30)

ترجمہ: تو دور رہو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی بات سے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (الزمر 3)

ترجمہ: بیشک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ المنافق ثلاث: إذا حدث کذب وإذا وعد اخلف وإذا اؤتمن خان.

(بخاری حدیث 6095)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بولے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے کے وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

عن أَبِي أُمَامَةَ الباهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: أَنَا زَعِيمٌ ببَيتٍ فِي رَبَضِ الجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ المِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَببيتٍ فِي وَسَطِ الجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الكَذِبَ وإن كَانَ مازِحًا، وَببيتٍ فِي أَعلَى الجَنَّةِ لِمَن حَسُنَ خُلُقُهُ"

(ابوداود حدیث 4800)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے اندر ایک گھر کا ضامن ہوں جو لڑائی جھگڑا ترک کردے، اگر چہ وہ حق پر ہو، اور جنت کے بیچوں بیچ ایک گھر اس شخص کے لیے ہے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگر چہ وہ ہنسی مذاق ہی میں ہو، اور جنت کی بلندی میں ایک گھر کا اس شخص کے لیے جو خوش خلق ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا. وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا۔

(مسلم ج2 ص326)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک صدق (سچ) نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ہاں صدیق (بہت بڑا سچا) لکھ دیا جاتا ہے اور بے شک کذب (جھوٹ) گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ہاں کذاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

خود مرزا جھوٹ کے بارے میں لکھتا ہے:

اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ:20 مندرجہ روحانی خزائن، 56:17)

نیپال میں قادیانیت:

جہاں دنیا کے دوسرے ممالک میں قادیانیت بڑی تیزی سے پھیل رہی وہیں ملک نیپال میں بھی قادیانیت مختلف حربوں اور ہتھکنڈوں کو اپنا کر اپنا جال پھیلا رہی ہے، کاٹھمانڈو میں اس فرقہ کا دفتر بھی ہے اور نیپال کے دوسرے علاقوں میں بھی اپنی چالاکی سے پیر پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔دفتر میں کام کرنے والے ملازمین، اسکول و کالجز کے اسٹوڈنٹس اور معاشرہ کے غریب ولاچار افراد کی مالی مدد اور نوکری دلوا کر اپنے مشن کو فروغ دے رہے ہیں۔اور اس طرح سے فعال ہو کر وہ بھولے بھالے سنی مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ زنی کر رہے ہیں اور ہم ہیں خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔بلکہ دیکھا یہ جاتا ہے کہ ملک نیپال میں جتنے جلسے اور کانفرنس ہوتے ہیں ان جلسوں اور کانفرنس کے اسٹیجوں پر ایک دوسرے کے خلاف زہر فشانیاں ہوتی ہیں، کسی پر صلح کلی کا فتویٰ لگایا جاتا ہے، کسی کو گمراہ کہا جاتا ہے، کسی کو باغی کہا جاتا ہے کسی کو غدار مسلک کا خطاب دیا جاتا ہے اور کسی عالم کے بائیکاٹ کا اعلان ہوتا ہے۔یہ سنیت کا بیڑا غرق کرنے کی سازش خود ہمارے سنی علما کر رہے ہیں۔جبکہ ان اسٹیجوں سے بدعقیدوں کی بدعقیدگی، باطل جماعت کا بھیانک چہرہ اور قادیانیت کا اسلام کی پشت پر خنجر زنی کی جو کوشش ہے اسے روکنے کے لائحہ عمل اور تدابیر پر غور وفکر کی بات کرنی چاہئے، اپنے سنی بھائیوں کے ایمان کی حفاظت کی پلاننگ کرنی چاہئے، آپس میں شیر وشکر ہو کر اسلام اور مسلک اعلیٰ حضرت کو فروغ دینا چاہئے، جملہ علمائے نیپال کو علاقائی اور ذاتی رنجش واختلافات کے جراثیم مار کر متحدہ پلیٹ فارم سے اس شان کے ساتھ دین وسنیت کا کام کرنا چاہئے کہ

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں نام محمد سے اجالا کردے

یہاں ایک اور بات معذرت کے ساتھ کہنا چاہوں گا کہ دیگر ممالک کے ساتھ مسلمانان نیپال بھی جس پر خطر دور سے گذر رہے ہیں، جن حالات سے دو چار ہیں مسلمانوں کے آپس میں ہی دست وگریباں ہونے کے اعتبار سے، پھر غیروں کی خفیہ تدابیر وسازش کے اعتبار سے، اس پر قادیانیت کا بڑھتا زور تو اس عالم میں بھی کچھ علما اتحاد کا خوبصورت اقدام کرتے ہیں، گاہے بگاہے سوشل میڈیا پر اور نجی محافل میں بھی اتحاد کی آواز بلند کرتے نظر آتے ہیں اور یہ بہت اچھی بات ہے، ایسا ہونا چاہئے اور اس کو عملی جامہ دینے کی تدابیر پر غور وفکر کرنے کی ضرورت بھی ہے، بلکہ سب کو مل کر بکھرے موتیوں کو سلک اتحاد واتفاق میں پیرو دینا ہی وقت کا تقاضا، حالات حاضرہ کی پکار اور ہماری ذمہ داری ہے۔مگر جو لوگ یہ خوبصورت اتحاد کا نعرہ لگاتے ہیں انہیں میں سے اکثر کو دیکھا جاتا ہے کہ اپنی ترش کلامی، طعنہ زنی اور حقارت بھرے لب ولہجہ اختیار کر کے متوقع اتحاد بین المسلمین کا گلا گھونٹتے ہیں، قوم کے اعتماد کا جنازہ نکالتے ہیں۔تو قارئین ذرا آپ ہی سوچیں کہ اس انداز تکلم اور روش وفکر سے اتحاد ہوگا یا اختلاف و عناد کی آگ مزید بھڑکے گی؟ اس لئے میں ان حضرات کی خدمت میں دست بستہ عرض کروں گا کہ اتحاد کی صدا بلند کرنا، اس کے لئے تجاویز پیش کرنا بہت مستحسن اقدام و پیش رفت ہے مگر معا اس کے بعد ترش کلامی، کسی پر طعنہ زنی یا اشارہ وکنایہ میں فقرہ کسنا یہ شہد میں ایلوا ڈالنا ہوا، اس صورت میں اتحاد کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا اور نہ قوم وتاریخ صرف ایک پہلو کو سینہ قرطاس میں ثبت کرے گی بلکہ دوسرے پہلو کو بھی اجاگر کر کے ایسے افراد کی امیدوں کا خرمن جلا کر خاکستر کر دے گی۔یہ روش اچھی نہیں، یہ فکر قابل مدح نہیں، یہ طرز سراہنی نہیں، بلکہ نرم خوئی اور دل سوزی، شفقت اور ہمدردی، خوبصورت انداز بیان اور مشفقانہ لب ولہجہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔سختی وتلخی، اشارہ وکنایہ میں ایک دوسرے کو نشانہ بنانا اس راہ میں نہایت مضر اور بے نتیجہ ہے۔اللہ عزوجل نے فرعون جیسے سرکش اور گمراہ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت

ہارون علیہ السلام جیسے پیغمبر اور مصلح کو بھیجتے ہوئے حکم دیا:

اِذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى۔ (طٰه آیت نمبر 43۔44)

ترجمہ: دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک اس نے سر اٹھایا، تو اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے"۔ (کنز الایمان)

فتنہ قادیانیت اور ہماری ذمہ داریاں:

ہند و پاک کے علما و فقہا نے اس ناپاک دھرم اور غیر اسلامی فرقہ کے رد میں کئی کتابیں لکھیں ہیں تا کہ مسلمان ان کے ان گندے اور کفریہ عقائد سے مطلع ہو کر اپنے ایمان وعقیدے کو بچائیں اور ان کے دام مکر وفریب اور فتنہ وشر سے خود کو محفوظ رکھیں۔ جس طرح ہند و پاک کے علماء اہل سنت نے تحریر و تقریر کے ذریعہ اس فرقہ کا شیطانی چہرہ بے نقاب کیا ہے اسی طرح نیپال کے علماء وائمہ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اپنے حلقہ وعلاقہ میں قادیانی کے عقائد باطلہ کی وضاحت کر کے رد بلیغ کریں اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے سعی بلیغ کریں۔ نیپالی زبان میں دلائل قاطعہ کی روشنی میں ان کے باطل عقائد کا رد میں رسالہ ترتیب دے کر طبع کروائیں اور اسکول و کالجز کے طلبہ اور دفاتر کے ملازمین کو بطور ہدیہ پیش کیا جائے اور قادیانیت کے رد میں ذہن سازی کر کے امت مسلمہ کے ایمان و ایقان کے تحفظ کا فریضہ انجام دیں۔ اور اس عظیم کارنامہ کو انجام دینے کے لئے سب سے پہلے اتحاد کی لڑیوں میں جڑ جائیں، آپسی ناچاقیوں کو دفن کردیں، دل و دماغ کو ایک دوسرے کے لئے مکمل صاف وشفاف مثل آئنہ کرلیں تا کہ اس کی چمک سے باطل کی آنکھیں چوندھیا جائیں، علمائے اہل سنت کی قوت اتحاد سے قایانیت کا فیوز بھی اڑ جائے اور ہوش بھی۔

قادیانی کے باطل نظریات وعقائد:

قادیانی دھرم کے کفریہ و باطل عقائل ونظریات سے پردہ ہٹانا نہایت ضروری ہے تا کہ ان کے انہیں کفریہ عقائد کو جاننے کے بعد مسلمان ان سے دور رہیں اور انہیں اسلام مخالف فرقہ و جماعت سمجھیں۔ بلا شبہ اس فرقہ کے عقائد ونظریات اسلامی عقائد ونظریات کے متصادم ہیں اور پہلے اشارہ کیا جاچکا ہے کہ اس فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد دقادیانی نے ختم نبوت پر حملہ کیا، نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور بہت سے ایسے عقائد گڑھ لئے جو اسلامی نقطہ نظر کے خلاف ہیں، جن عقائد باطلہ کو اپنانے والا بھی دائرہ اسلام سے نکل کر اہل نار کے زمرہ میں داخل ہوجاتا ہے۔ جی ہاں! قادیانیت فرقہ ہائے باطلہ کی وہ شاخ ہے جس نے عقائد اسلامی کی فصیل میں شگاف ڈالنے کی کوشش کی ہے اور شان رسالت میں توہین کی جرأت کی ہے۔ بلکہ اس ملعون نے جہاں محمد عربی ﷺ اور انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اطہر میں دشنام طرازیاں، ہرزہ سرائیاں اور گستاخیاں کی ہیں وہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شان اقدس میں ایسی ایسی گستاخیاں اور توہین کی ہے کہ ان کا تصور کر کے ہی ایک سچے مسلمان کا سینہ چھلنی چھلنی ہوجاتا ہے، ان گستاخیوں اور دریدہ دہنیوں کو پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ شریعت اسلامیہ ایسے بدزبان و بدعقیدہ کو جہنم کا ابدی مژدہ سناتی ہے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے دوزخ کی آگ کا پروانہ بھی اور یہ دوٹوک فیصلہ سناتی ہے کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق اور رشتہ نہیں بلکہ وہ کافر سے بھی بدتر اور سڑا ہوا کافر ہے اور مسلمانوں کو ایسے گندے عقیدہ والے دھرم وفرقہ جماعت احمدیہ یا قادیانیہ سے دور رہنے کی تلقین وتاکید کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ (سورہ ہود آیت نمبر 113)

ترجمہ: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا

کوئی حمایتی نہیں پھر مدد نہ پاؤ گے۔

اے میرے پیارے سنی مسلمان بھائیو!

آپ کو معلوم ہے جماعت احمدیہ یا قادیانی جماعت جو ملک نیپال میں کورونا سے بھی خطرناک بیماری کی طرح پھیل رہی ہے، اس دھرم و فرقہ کا عقیدہ کیا ہے؟ اس کا نظریہ کیا ہے؟ اس نے کس طرح اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں؟ کس طرح اللہ رب العزت کو گالی دی ہے؟ کیسے کیسے بھونڈے الفاظ محمد عربی ﷺ ی شان میں کہے ہیں؟ انبیا کرام کے بارے میں کیا کیا بدتمیزیاں کیں ہیں؟ حضرت عیسی علیہ السلام اور آپ کی پاک باز، پاک سیرت والدہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کیا کیا تہمت و بہتان لگائے ہیں؟ قرآن کریم کی آیات میں کیسی کیسی تحریف کی ہے؟ کیا آپ اس بارے میں جاننا چاہتے ہیں؟ کچھ پڑھنا یا سننا چاہتے ہیں؟ کیا ان گندی گالیوں اور بدتمیزی کی باتوں کو سننے کے بعد بھی اس جماعت کے ساتھ رہنا پسند کریں گے؟ کیا اس کے باوجود بھی اس کی محفلوں میں شریک ہوں گے؟ یہ سب دیکھنے سننے کے بعد بھی آپ اس جماعت اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان کہیں گے؟ کیا اب بھی اس کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، رشتہ کرنا، چائے پانی کا معاملہ جاری رکھیں گے؟ کیا آپ کا ایمان اس کی اجازت دے گا؟ کیا آپ کا ضمیر اس بات کو قبول کرے گا کہ جس جماعت کا ایسا برا عقیدہ ہو اس کے لئے آپ نرم گوشہ رکھیں؟ کیا غیرت مسلمانی اس کا تقاضہ کرتی ہے کہ جس نے قرآن کی آیت کا انکار کیا، محمد عربی ﷺ کی شان میں اقدس میں نازیبا کلمات کہے اس کو اچھا سمجھیں؟ اس کے یہاں آنا جانا کریں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ ایک سچا مسلمان ایسے باطل و گندہ فرقہ اور جماعت کو اپنے دل سے ایسے ہی باہر پھینک دے گا جس طرح کوئی دودھ سے مکھی کو باہر پھینک دیتا ہے اور اس کے دل سے یہی صدا آئے گی کہ۔

قسم کھائی ہے مرجائیں گے یا ماریں گے ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

اور

بتلادو گستاخِ نبی کو غیرتِ مسلم زندہ ہے
دین پہ مرمٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اے مسلمانو!

اس قادیانی جماعت بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے تمہارے سچے معبود اللہ تعالیٰ کو چوروں کی طرح کہا جو ہر عیب سے پاک ہے۔ جس نے خود کو خدا کہنے میں حیا نہ کی جبکہ اللہ وحدہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔ جسے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اولاد کہا، جبکہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کو غلطی کرنے والا کہا، جبکہ غلطی سے بھی پاک ہے۔ اپنے آپ کو نبی و رسول کہا جبکہ تمام نبیوں کے خاتم محمد عربی ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہی نہیں یہ قرآن و احادیث میں ہے اور یہی مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ بھی ہے۔ قرآن میں جہاں ہمارے اور آپ کے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے مبارک نام احمد و محمد ہیں ان دونوں ناموں کے بارے میں اس جماعت کے بانی نے لکھا کہ میں ہی وہ محمد و احمد ہوں۔ قرآن میں جس نبی کو رحمۃ للعلمین سے خطاب فرمایا اس کے بارے میں قادیان کے شیطان نے کہا کہ رحمۃ للعلمین سے مراد محمد عربی ﷺ نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ معاذ اللہ رب العالمین۔ جس نبی پاک کو اللہ تعالیٰ نے معصوم بنایا، ہر غلطی و خطا سے پاک فرمایا اس نبی کے بارے میں لکھا کہ اس نبی کے الہام و وحی غلط نکلیں۔ جبکہ ہمارے نبی ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (٣) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (سورہ نجم آیت نمبر 3-4)

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ:

كنت أكتب كل شيء أسمعه من رسول الله صلى الله

عليه وسلم أريد حفظه فنهتني قريش، فقالوا: إنك تكتب كل شيء تسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم بشر يتكلم في الغضب، فأمسكت عن الكتاب، فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: اكتب فوالذي نفسي بيده ما خرج مني إلا الحق۔

(مسند احمد ج2 ص162)

ترجمہ: میں جو کچھ حضور ﷺ سے سنتا تو اسے لکھ لیا کرتا تا کہ یاد رہے۔ قریش مجھے اس بات سے روکا اور کہنے لگے کہ تم حضور ﷺ سے سنی ہوئی ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ آپ ﷺ بشر ہیں اور کبھی غصے کی حالت میں بھی کوئی بات ارشاد فرما دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے لکھنا بند کر دیا اور اس بات کا ذکر میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لکھ لیا کرو، مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میری زبان سے حق بات کے سوا اور کوئی چیز نہیں نکلتی۔

بد ذات و بد زبان مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسیٰ وحضرت موسیٰ علیہما السلام سے افضل و بہتر ہونے کا دعویٰ بھی کر بیٹھا جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی و رسول سے بڑھ کر کسی انسان کا مقام و مرتبہ نہیں، عام انسان تو عام انسان بلکہ غوث وقطب، ابدال اوتاد اور اور اولیا و صلحا کا بھی نہیں ہو سکتا تو بھلا قادیان کا شیطان نبی سے افضل کیسے ہو سکتا ہے؟ اس مردود نے لکھا کہ اس کے پاس خدائے پاک کی وحی اترتی ہے جبکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ کے بعد جس طرح نبوت ختم ہوگئی اسی طرح وحی کا سلسلہ بھی منقطع ہوگیا۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما دونوں جب سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ام ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور فرمایا: ولكن أبكي أن الوحي قد انقطع من السماء۔

(صحیح مسلم: ۲۴۵۴، دار السلام: ۶۳۱۸، سنن ابن ماجہ: ۱۶۳۵)

ترجمہ: لیکن میں روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا ختم ہوگیا ہے۔

انبیاء کرام جیسی مقدس ہستیوں کے بارے میں نازیبا و ناشائستہ کلمات لکھے اور انہیں خاطی وگنہگار لکھا حتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چور اور شراب پینے والا تک لکھ دیا معاذ اللہ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا ہر رسول زندگی بھر گناہِ کبیرہ ہو یا صغیرہ، اخلاق سے گری ہوئی بات ہو یا شان و عظمت کے خلاف کوئی بات، ہر عیب سے قطعی اور دائمی پاک ہوتا ہے۔ وہ عزت و عظمت اور علوِ مرتبت کے مقام اعلیٰ و ارفع سے کبھی نیچے نہیں آتا، ان سے اخلاق و مروت کے خلاف بھی کسی بات کا صدور ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں معصوم بنایا ہے۔ شرح فقہ اکبر ص68 پر ہے:

والأنبياء عليهم الصلاة والسلام كلهم منزهون عن الصغائر والكبائر والكفر والقبائح أي جميعهم الشامل لرسلهم ومشاهيرهم وغيرهم أولهم آدم عليه الصلاة والسلام على ما ثبت بالكتاب والسنة و إجماع الأمة منزهون أي معصومون ... ثم هذه العصمة ثابتة للأنبياء عليهم السلام قبل النبوة وبعدها على الأصح۔

یعنی تمام انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام منصب نبوت و رسالت عطا کئے جانے سے قبل بھی اور بعد بھی صغیرہ و کبیرہ اور ہر عیب کی چیز سے پاک و بری ہیں۔

مسلمانو!

آپ سوچتے ہوں گے کہ قادیانی جو خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہے اور دعویٰ بھی مسلمان ہونے کا کرتا ہے اس جماعت کا یا اس جماعت کے بانی و گرو گھنٹال کا ایسا عقیدہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو پیارے سنی بھائیو! ایسا ہی ہے اور میں یا کوئی سنی عالم دین اپنی طرف سے نہیں کہتا ہے بلکہ جو کچھ اس جماعت کے بانی اور اس کے بڑے مولویوں نے اپنی

کتابوں میں لکھا اسی کی طرف میں نے آپ کو اشارہ کیا ہے اور اس بات میں پختگی پیدا کرنے کے لئے اور یہ یقین کرنے کے لئے کہ واقعی میں اس جماعت کے مولویوں نے ایسا لکھا ہے اور ان کا یہی باطل عقیدہ ہے آئے ان کے کچھ عقائد و نظریات اور اللہ و رسول اور انبیائے کرام کی شان میں اس جماعت کی لکھی ہوئی گستاخیاں اور گالیاں انہیں کی کتابوں سے ملاحظہ کیجئے اور پھر توبہ وعہد کیجئے کہ تادم مرگ نہ آپ اس کے قریب ہوں گے اور نہ آپ کی نسل کا کوئی فرد اس کے بہکاوے میں آئے گا۔ لیجئے اب ملاحظہ کیجئے اس خبیث جماعت و دھرم کے ناپاک عقیدے اور خود فیصلہ کیجئے کہ کیا ایسا کوئی مسلمان اور نبی کا کلمہ پڑھنے والا امتی بول یا لکھ سکتا ہے؟

(1) وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ:4، مندرجہ روحانی خزائن،396:20)

(2) ورأيتنى فى المنام عين الله وتيقنت أننى هو۔

(کتاب البریہ:85، مندرجہ روحانی خزائن،103:13)

ترجمہ: میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

(3) انت منى بمنزلة ولدى۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(حقیقۃ الوحی:86: مندرجہ روحانی خزائن،89:22)

(4) اِنِّيْ مَعَ الْاَسْبَابِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِيْبُ اُخْطِئُ وَاُصِيْبُ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِيْطٌ۔ (البشریٰ، مجموعہ الہاماتِ مرزا، 79:2)

ترجمہ: میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ خطا کروں گا اور بھلائی کروں گا۔ اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں۔

(5) خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

(ازالہ اوہام ص ۵۳۳)

(6) اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔

(انجام آتھم ص ۵۲)

(7) میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔

(توضیح مرام طبع ثانی ص:9)

(8) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلا مطبوعہ ریاض ہندی ص ۹)

(9) میں احمد ہوں جو آیت مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمه احمد میں مراد ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶۷۳)

(10) وما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمين۔ تجھ کو تمام جہاں کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔ (انجام آتھم ص ۷۸)

(11) محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(غلام احمد قادیانی، ایک غلطی کا ازالہ:3، مندرجہ روحانی خزائن،207:18)

(11) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔

(ازالہ اوہام ص ۶۸۸)

(12) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔

(ازالہ اوہام: ص ۵۵۳)

(13) قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں۔

(ازالہ اوہام: ص ۲۶)

(14) کامل مہتدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ (اربعین ص ۲)

(15) اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں

ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ (معیار ص ۱۳)

(16) مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔
(کشتی ص ۱۳)

(17) خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔
(کشتی ص ۱۶)

(18) اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو...... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔
(دافع البلاص ۲۰)

(19) مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔
(انجام آتھم ص 41)

(20) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ شان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔
(کشتی ص ۵۶)

(21) عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں ان کی نبوت بھی ثابت نہیں۔ (اعزاز احمدی ص ۱۴)

(22) کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔ مسلمانو! تمہیں معلوم ہے کہ شیطانی الہام کس کو ہوتا ہے؟ قرآن فرماتا ہے: تنزل علیٰ کل افاكٍ اثیمٍ۔ بڑے بہتان والے سخت گنہگار پر شیطان اترتے ہیں۔
(اعزاز احمدی ص ۲۴)

(23) یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی

عادت کی وجہ سے۔
(حاشیہ کشتی نوح:94، مندرجہ روحانی خزائن، 71:19)

(24) نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔
(انجام آتھم:6، مندرجہ روحانی خزائن، 290:11)

(25) ہاں آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔
(حاشیہ انجام آتھم:5، مندرجہ روحانی خزائن، 289:11)

(26) آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔
(انجام آتھم:7، مندرجہ روحانی خزائن، 291:11)

(27) اس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا؟
(اعجاز احمدی:71، مندرجہ روحانی خزائن، 183:19)

(28) مجھے بتلایا گیا تھا تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: هو الذی أرسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔"
(اعجاز احمدی:7، ضمیمہ نزول المسیح، روحانی خزائن، 113:29)

(29) میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی

طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے 20 برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور پر آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ:10، مندرجہ روحانی خزائن، 212:18)

(30) اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا، گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔"

(غلام احمد قادیانی، کشتی نوح:20، مندرجہ روحانی خزائن، 18:19)

قارئین کرام!

قادیانیت دھرم کے مذکورہ بالا عقائد باطلہ قادیانی دھرم کی کتابوں سے اوپر بیان کئے ہیں، آپ دیکھیں کہ کس جرأت و بے حیائی کا مظاہرہ اس باطل پرست جماعت نے کیا ہے اور کس طرح اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کی شان اقدس اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی والدۂ پاکباز کی شان میں توہین کی ہے۔ یقینا اہل انصاف ان عقائد باطلہ کی روشنی میں اس جماعت کے گمراہ و باطل ہونے میں ذرہ برابر شک و تردد نہیں کریں گے۔ اور یقینا اس جماعت کے بارے میں اسی انداز میں شرعی حکم بیان کر کے اس کی اماتت و استیصال میں ہمت وارانہ کوشش کریں گے جس طرح اعلیٰ

حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور اس دور کے اسلاف نے زبان و قلم سے بیان کیا اور جس طرح ملک نیپال میں فقیہ اسلام، قاطع نجدیت و قادیانیت حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب فتاویٰ برکات میں بیباکی کے ساتھ دوسرے فرقہائے باطلہ کی تردید کے ساتھ اس گمراہ فرقہ کی تردید میں بھی قلم چلایا ہے اور اس کی موت کا سامان مہیا کر دیا ہے۔

قادیانی مسلمان نہیں:

مرزا جس کا عقیدہ کفریہ اور باطل و ایمان سوز ہے اس کے باطل نظریات و عقائد انہیں کی کتابوں کے حوالے سے آپ اوپر کی سطور میں پڑھ چکے ہیں اور آپ نے دیکھ لیا کہ کس قدر اللہ و رسول اور نبیوں کی شان اقدس میں اس نے توہین کی ہے اور کھلی گستاخیاں کی ہیں۔ اب کوئی ایسے گندے عقائد و افکار کی بنا پر اس کو مسلمان مان سکتا ہے؟ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں مان سکتا اور نہ ایسی حرکت و ناپاک دلیری مسلمانوں سے ہو سکتی ہے۔ بلکہ جو توہین اس نے کی ہے اور جو کھلی گستاخی اس خبیث نے کی ہے خود اس کی نظر میں یہ بات کفر ہے تو اپنے قول کی روشنی میں خود کافر ہوا اور جب وہ اپنے ہی قول کی رو سے کافر ہو گیا تو بھلا بتایا جائے کوئی کافر نبی ہو سکتا ہے؟ کیا ایسے کافر کی اقتدا کرنا جہنم کے راستے پر چلنا نہیں ہوگا؟ بلکہ اللہ تعالیٰ، نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اقدس میں توہین و گستاخیاں کر کے کافر و مرتد ہو گیا اور اسی کے کفریہ عقائد کی ترویج و اشاعت اس کے متبعین اور اس گروہ کے پرچارک کرتے ہیں اور انہیں پر ان گمراہوں کا ایمان ہے۔ اور جو لوگ ایسی جرآت کریں، اللہ جل شانہ اور تاجدار رسالت ﷺ کی شان میں دریدہ دہنی کریں وہ ہرگز مسلمان نہیں، ان سے دور رہنا اور ہر طرح کی راہ و رسم ختم کر لینا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے اور اسی میں ایمان کی سلامتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ أَبِاللهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ (65) لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۔ (توبہ:۶۵،۶۶)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ اور کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ استہزاء کرتے تھے، اب عذر مت بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من کذب باحد من الانبیاء او تنقص احد منهم او برء منه فهو مرتد۔

(الشفاء:۲/۲۶۲)

ترجمہ: جس کسی نے کسی نبی کی تکذیب کی یا تنقیص کی یا کسی نبی سے بری ہوا وہ مرتد ہے۔

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و یکفر اذا شکّ فی صدق النبی او سبه او نقصه و یکفر بنسبة الانبیاء الی الفواحش۔ (الاشباہ والنظائر:۷/۱۳۷)

ترجمہ: کافر ہو جاتا ہے جب کسی نبی کے سچا ہونے میں کوئی شک کرے یا گالی دے یا تنقیص شان کرے یا توہین سے نام لے، فواحش کو انبیاء کی طرف منسوب کرے۔

شفاء شریف ج:۲ص:۲۴۷ میں ہے:

نکفر من لم یکفر من دان بغیرملة المسلمین من الملل اووقف فیهم اوشك۔ ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

صریح لفظوں میں تاویل نہیں سنی جاتی۔ فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے:

قال انا رسول الله اوقال بالفارسیة من پیغمبرم یریدبه من پیغام می برم یکفر۔

یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے

کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا۔ (اس کی کوئی تاویل سنی نہیں جائے گی۔

امام احمد رضا خان بریلوی قادیانیوں کے متعلق فرماتے ہیں:

اللہ عَزَّ وَجَلَّ سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ماننا، اللہ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کو اَحد، صَمد، لَا شَرِیْکَ لَہٗ جاننا فرضِ اوّل ومَناطِ ایمان ہے، یونہی مُحَمَّدٌ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خَاتَمَ النَّبِیِّیْن ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبیِ جدید کی بعثت کو یقینا محال و باطل جاننا فرضِ اَجل وجزءِ ایقان ہے۔ ''وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ'' نصِ قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا، قطعاً اجماعاً کافر ملعون مُخَلَّد فِی النّیران (یعنی ہمیشہ کے لئے جہنمی) ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتَرَدُّد کو راہ دے وہ بھی کافر بَیِّنُ الْکَافِرِ جَلِیُّ الْکُفْرَان (یعنی واضح کافر اور اس کا کفر روشن) ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، رسالہ: جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ، ۱۵/ ۶۳۰)

قادیانی اور دیگر گمراہ فرقوں کا حکم:

قایانی جماعت ہو یا کوئی اور باطل جماعت جس کا عقید اسلامی عقائد کے خلاف ہے اس سے جدا اور دور رہنا ضروری ہے تاکہ اس کی گمراہیت سے بچ کر ایمان کی حفاظت وسلامتی کا اطمینان ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایاکم وایاهم لایضلونکم ولایفتنونکم۔

(صحیح مسلم ج1ص10 مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)

ان سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں اور فتنہ میں نہ

ڈال دیں۔

اور ابو داؤد شریف کی حدیث میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ اور ابن ماجہ نے بروایت جابر اس قدر کا اضافہ فرمایا: وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم۔ اور اگر ان سے ملو تو سلام نہ کرو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم۔

ترجمہ: ان کے ساتھ نہ بیٹھو، نہ ان کے ساتھ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان میں شادی بیاہ نہ کرو۔ نیز انہیں سے روایت ہے۔ لا تصلو اعلیھم ولا تصلوا معھم ''ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز بھی نہ پڑھو۔

(کنزالعمال ج/11، ص/540)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔

(شعب الایمان حدیث نمبر ۹۴۶۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۷/۶۱)

ترجمہ: جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد کی۔

علامہ تفتازانی مقاصد وشرح مقاصد میں فرماتے ہیں:

حکم المبتدع البغض والعداوۃ والاعراض عنہ والاھانۃ والطعن واللعن۔ (شرح مقاصد المبحث الثامن حکم المومن دارالمعارف النعمانیہ لاہور ۲/۲۷۰)

ترجمہ: بدمذہب کے لیے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض و عداوت رکھیں، روگردانی کریں، اس کی تذلیل وتحقیر بجالائیں۔ اس سے طعن کے ساتھ پیش آئیں۔

دیکھیں خبیث الباطن مرزا غلام احمد قادیانی جس نے نبیوں کی توہین کی ہے خود نبی کی توہین کے بارے میں کیا فتویٰ دیتا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے...... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔''

(چشمہ معرفت:390، مندرجہ روحانی خزائن،390:23)

قادیانیت کا ختم نبوت پر حملہ:

ماقبل میں اشارہ ہو چکا ہے کہ قادیانیت دھرم کی بنیاد ختم نبوت پر حملہ کر کے رکھی گئی ہے، اس دھرم کے بانی اور اس کے اتباع واذناب نے ختم نبوت پر حملہ کیا اور ختم نبوت کے اس معنی سے انحراف کیا جس کی وضاحت زبان نبوت نے ایسی صراحت کے ساتھ کر دی ہے جس میں اہل عقل اور صاحبان فہم وبصیرت کے لئے کسی شک وشبہ کی ذرہ برابر بھی گنجائش نہیں ہے اور نہ اس نبوی وضاحت وصراحت کے بعد کسی حاشیہ وتعلیق اور تاویل کے لئے کوئی راہ نکلتی ہے۔ ختم نبوت کا وہ معنی جس پر صحابہ وتابعین، ائمہ ومجتہدین اور مفسرین ومحدثین کا اتفاق واجماع ہے اس سے روگردانی کر کے اس فرمان باری تعالیٰ کے مستحق ہوئے:

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

(سورہ نسا115)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

قرآن پاک میں وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا ہے کہ نبی آخر

الزماں محمد رسول اللہ ﷺ نبیوں میں آخری نبی ہیں، نبوت کا دروازہ آپ کی ذات پر بند ہوگیا، اب آپ کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہوگیا اور قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

ترجمہ: محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

دیکھیں کتنی وضاحت وصراحت کے ساتھ محمد عربی روحی فداہ ﷺ کی رسالت عامہ اور خاتمیت یعنی آخری نبی ہونے کا بیان و اعلان اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے، پھر بھی کوئی اس صریح و واضح معنیٰ ومفہوم کے بعد شیطانی فکر اور باطنی خباثت یا دولت وثروت اور دنیوی عہدہ ومنصب یا سستی شہرت کے خیال میں اس آیت کریمہ کا انکار کرے اور اللہ کے آخری رسول محمد رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرے جبکہ آپ ﷺ کو آخر نبی ماننا اور یہ عقیدہ و ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی بعثت و ولادت نہیں ہوسکتی ضروریات دین اور امور مسلمہ ومجمع علیہا میں سے ہے تو یقینا ایسا شخص ہوا وہوس اور شیطان کا بندہ، بدخصال، بد شعار، بد اطوار، بدفکر، بدتر از حیوان، منکر احادیث وقرآن، کذاب و مکار، دجال و فتنہ پرور، محروم از ایمان، گمراہ وگمراہ گر اور کافر و مرتد ہے اور ایسے شخص کی اتباع کرنے والے بھی ہدایت کے راستہ سے ہٹے ہوئے اور عذاب نار کے مستحق ہیں۔

ختم نبوت پر دلائل:

جب حضور رحمت عالم ﷺ کی خاتمیت یعنی آخری نبی ہونے کا مبارک ذکر چل پڑا ہے اور اس حوالے سے قرآن مجید میں متعدد آیات میں سے اوپر ایک صریح ومستحکم ومحکم

آیت کی تلاوت اوپر ہوچکی ہے تو بہتر ہوگا کہ اس مبارک آیت کی توضیح وتفسیر میں کتب تفاسیر سے بھی کچھ دلائل وعبارات پیش کردئے جائیں تاکہ ختم نبوت پر شیطانی حملہ کرنے والوں، نبوت کے جھوٹے دعویداروں اور ان کے متبعین پر واضح ہوجائے کہ قرآن کریم میں خاتمیت کا جو معنی بتایا گیا ہے اور جس پر ایمان لانے کا حکم ہوا اور حضور رحمت عالم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا جو جنت میں لے جانے والا تصور وعقیدہ دیا گیا ہے وہ ایسا عقیدہ ہے جس پر تمام قرون کے ائمہ تفسیر قائم تھے اور اسی عقیدہ کی تبلیغ وتشہیر کی اور اس کے خلاف جو بھی عقیدہ گڑھا جائے گا وہ باطل وجھوٹا اور جہنم میں لیجانے والا ہوگا۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

وقوله : (ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما) كقوله : (الله أعلم حيث يجعل رسالته) [الأنعام : 124] فهذه الآية نص في أنه لا نبي بعده ، وإذا كان لا نبي بعده فلا رسول [بعده] بطريق الأولى والأحرى؛ لأن مقام الرسالة أخص من مقام النبوة ، فإن كل رسول نبي ، ولا ينعكس . وبذلك وردت الأحاديث المتواترة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من حديث جماعة من الصحابة.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان (ولكن رسول الله وخاتم النبيين) ایسے ہی جیسے اللہ تعالیٰ ایک مقام پر فرمایا (الله أعلم حيث يجعل رسالته) پس یہ آیت اس بات پر نص ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہوسکتا، کیونکہ مقام نبوت مقام رسالت سے عام ہے۔ کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور اس مسئلہ پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر

احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہے۔

پھر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت چند احادیث نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:

والأحاديث في هذا كثيرة، فمن رحمة الله - تعالى - بالعباد إرسال محمد صلى الله عليه وسلم إليهم، ثم من تشريفه له ختم الأنبياء والمرسلين به، وإكمال الحنيف له، وقد أخبر - تعالى - في كتابه، وأخبر رسوله في السنة المتواترة عنه، أنه لا نبي بعده، ليعلموا أن كل من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب أفاك دجال ضال مضل، ولو تخرق وشعبذ، وأتى بأنواع السحر والطلاسم.

(تفسیر ابن کثیر جلد 3 صفحہ 494)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث متواتر کے ذریعہ خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے بھی اس مقام (یعنی نبوت) کا دعویٰ کیا وہ بہت جھوٹا، بہت بڑا افترا پرداز، بڑا ہی مکار اور فریبی، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا، اگرچہ وہ خوارق عادات اور شعبدہ بازی دکھائے اور مختلف قسم کے جادو اور طلسماتی کرشموں کا مظاہرہ کرے۔

امام بیضاوی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

محمد، صلى الله عليه وسلم، آخر أنبياء الذي ختمهم أو ختموا به، ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده، لأنه إذا نزل كان على دينه.

(أنوار التنزيل (4/164).

ترجمہ: محمد ﷺ نبیوں میں ایسے آخری نبی ہیں جن پر نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا اور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونے سے حضور رحمت عالم ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ کی شریعت پیروکار ہوکر نازل ہوں گے۔

وضاحت: امام بیضاوی نے آیت کریمہ کی جو توضیح کی ہے اس میں اس بات کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں، نیز اس میں ایک اعتراض کا جواب بھی دیا ہے اور وہ یہ کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت کے وقت آسمان سے نازل ہوں گے تو پھر حضور ﷺ آخری نبی کیسے ہوئے؟ تو اس اعتراض کا جواب امام بیضاوی نے دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ نبی ہیں جو دنیا میں حضور ﷺ سے پہلے پیدا ہوئے اور پیدائش کے روز ہی اپنی نبوت کا اعلان کیا اور حضور ﷺ آپ کے بعد نبی آخری الزمان بن کر تشریف لائے اور حضرت عیسی علیہ السلام آپ ﷺ کے دین کے تابع ہوکر نازل فرما ہوں گے تو آخری نبی محمد عربی ﷺ ہوئے نہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام۔ یہی توضیح تفسیر بحر محیط میں امام ابوحیان اندلسی نے بھی کی ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

وروى عنه عليه السلام ألفاظ تقتضي نصًّا أنه لا نبي بعده ﷺ، والمعنى أنه يتنبأ أحد بعده ولا يرد نزول عيسى آخر الزمان لأنه ممن نبي قبله وينزل عاملاً على شريعة محمد ﷺ مصليًّا إلى قبلته كأنه بعض أمّته.

(تفسیر بحر محیط ج ۷ ص ۲۳۶)

ترجمہ: آپ ﷺ سے جو احادیث مروی ہیں وہ صراحت کے ساتھ اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونے سے حضور ﷺ کی ختم نبوت کی تردید نہیں ہوتی کیونکہ وہ ان انبیاء میں سے ہیں جنہیں اللہ

تعالیٰ نے مصطفیٰ ﷺ سے قبل منصب نبوت پر فائز کیا تھا۔ اب وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت کے متبع کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور آپ ﷺ کے قبلہ کی طرف چہرہ کرکے نماز پڑھیں گے گویا ان کی حیثیت حضور ﷺ کے امتی کی سی ہوگی۔

صاحب تفسیر روح المعاني امام آلوسی فرماتے ہیں:

و كونه، صلى الله عليه وسلم، خاتم النبيين مما نطق به الكتاب، وصدعت به السنة، وأجمعت عليه الأمة، فيكفر مدعي خلافه، ويقتل إن أصر۔

(روح المعاني 22/32)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے، احادیث نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور امت نے جس پر اجماع کیا ہے، پس جو شخص اس کے برخلاف دعویٰ کرے اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

ایک اور اعتراض کا جواب:

آگے بڑھنے سے قبل ایک اور اعتراض کا جواب ملاحظہ کرتے چلیں اور وہ یہ کہ ایک روایت ہے جس سے قادیانی پیدا اور مولویوں نے آپ ﷺ کے بعد نبی ہونے کو جائز قرار دیا، وہ روایت یہ ہے: لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ لَكَانَ نَبِيًّا۔ یعنی اگر حضور ﷺ کا شہزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ رہتے تو ضرور نبی ہوتے۔ تو یہ روایت جس سے آپ ﷺ کے بعد نبی ہونے کی راہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے اور محدثین میں سے کسی نے اسے قبول نہیں کیا تو پھر اس سے استدلال کرنا درست ہی نہیں۔ دیکھئے امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

اَمَّا مَارُوِيَ عن بعضِ الْمتقدمين لو عاش ابراهيم لكان نبيا فَباطلٌ و

جسارةٌ على الكلام على المُغيباتِ وَ مُجازَفةٌ وَهُجُوْمٌ على عَظِيْمٍ۔

(تہذیب الاسماء واللغات ج ا ص ۱۰۳)

ترجمہ: رہی وہ بات جو بعض متقدمین سے منقول ہے کہ "اگر ابراہیم زندہ ہوتے تو نبی ہوتے" تو وہ باطل اور غیب کی باتوں پر کلام کرنے کی بے جا جسارت ہے اور بے سوچے سمجھے ایک بڑی بات منہ سے نکال دینا ہے۔

اور علامہ ابن عبد البر "تمہید" میں لکھتے ہیں:

لَا اَدْرِيْ مَا هٰذا فَقَدْ وُلِدَ نُوْحٌ عليه السلام غَيْرَ نبيٍ وَلَوْ يلِدِ النبيُ الْاَنبِياءَ لَكَانَ كُلُّ اَحَدٍ نَبِيًّا لِاَنَّهُمْ مِنْ نُوْحٍ عَلَيهِ السَّلَامُ

ترجمہ: میں نہیں جانتا کہ یہ کیا مضمون ہے۔ نوح علیہ السلام کے ہاں غیر نبی اولاد ہو چکی ہے۔ حالاں کہ اگر نبی کا بیٹا نبی ہی ہونا ضروری ہوتا تو آج سب نبی ہوتے۔ کیوں کہ سب کے سب نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

نیز اس نظریہ کی تردید صحابی کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جو صحیح بخاری کتاب الادب باب من سمی باسماء الانبیاء میں ہے کہ:

عن اسماعيل بن ابي خالد قال قلت لعبد الله بن ابي اوفى رأيت ابراهيم بن النبي قال مات صغيرًا ولو قضى ان يكون بعد محمد نبي عاش ابنه ولكن لا نبي بعده۔

(بخاری حدیث نمبر: ۶۱۹۴)

ترجمہ: اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ بچپن میں انتقال کر گئے، اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو آپ کا صاحب زادہ زندہ رہتا، مگر حضور کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہے۔

دیکھیں جس روایت سے مرزائی نبی آخر الزماں ﷺ کے بعد نبی ہونے کا استدلال کرتے ہیں بخاری کی روایت سے اس طور پر تردید ہوتی ہے کہ بخاری میں ولکن لانبی بعدہ ذکر ہے، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد نبی کا ہونا محال ہے۔

اسی سے ملتی جلتی ایک روایت اس طرح ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ :لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا۔

(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۱۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پاگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا جنازہ پڑھایا اور فرمایا ان کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی ہے اور اگر زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے۔

محدثین نے اس روایت کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ روایت نہایت ضعیف ہے اس لئے اس سے استدلال درست نہیں ہے، نیز رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہیں ہے۔ اگر اس روایت کو ضعیف نہ مانیں پھر بھی اس سے آپ ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعوی اور اس سے استدلال کرنا درست نہیں کہ یہ بفرض محال وارد ہوا ہے۔ یعنی فرض کرلیا جائے کہ اگر نبی ﷺ کے بعد نبی کا آنا ممکن ہوتا تو آپ کا شہزادہ نبی ہوتا، یا عمر نبی ہوتے جیسا کہ ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہے۔ تو یہ سب مناقب وفضائل کے باب میں بطور فرض محال وارد ہوا ہے جس سے استدلال کرنا کسی طور پر درست نہیں ہے۔

تفسیر بغوی میں ہے:

(ولكن رسول الله وخاتم النبيين) ختم الله به النبوة

، وقرأ عاصم : " خاتم " بفتح التاء على الاسم ، أي : آخرهم ، وقرأ الآخرون بكسر التاء على الفاعل ، لأنه ختم به النبيين فهو خاتمهم .

ترجمہ: لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبوت ختم فرمادی ہے۔ ابن عامر اور ابن عاصم نے (لفظ خاتم) بر بنائے اسم زبر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی آخر انبیاء اور دیگر (اہل فن) نے بر بنائے فاعل تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی بعثت کے ساتھ سلسلۂ انبیاء ختم فرمادیا۔ سو آپ ﷺ ان کے خاتم ہیں۔

تفسیر طبری میں ہے:

ولكنه رسول الله وخاتم النبيين، الذي ختم النبوة فطبع عليها، فلا تفتح لأحد بعده إلى قيام الساعة، وكان الله بكل شيء من أعمالكم ومقالكم وغير ذلك ذا علم لا يخفى عليه شيء.

ترجمہ: اور لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور ایسے آخری نبی ہیں جس نے نبوت کے سلسلہ کو ختم فرمادیا اور اس پر مہر لگادی پس آپ ﷺ کے بعد کسی کے لئے تا قیام قیامت نبوت کا دروازہ کھولا نہیں جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال واقوال کو اس طرح جانتا ہے کہ اس پر کوئی شئی پوشیدہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں روایت نقل کرتے ہیں:

وَأخرج عبد بن حميد عَن الْحسن فِي قَوْله {وَخَاتم النَّبِيين} قَالَ: ختم الله النَّبِيين بِمُحَمد صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَكَانَ آخر من بعث.

(درمنثور، ج6،ص617دارالفکر، بیروت)

ترجمہ: حضرت حسن سے آیت خاتم النبیین کے بارے میں یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا کا سلسلہ محمد ﷺ پر ختم کر دیا اور آپ ﷺ ان رسولوں میں سے جو اللہ کی طرف سے مبعوث ہوئے آخری ٹھہرے۔

امام آلوسی لفظ خاتم کی تحقیق میں تحریر فرماتے ہیں:

الخاتم اسم اله ...مآله آخر النبيين... وخاتم بكسر التاء على انه اسم فاعل اى الذى ختم النبيين والمراد به آخرهم ايضاً... والمراد بالنبى ماهوا عم من الرسول فيلزم من كونه ﷺ خاتم النبيين كونه خاتم المرسلين... والمراد بكونه عليه الصلوة والسلام خاتمهم انقطاع حدوث وصف النبوة فى احد من الثقلين بعد تحليه عليه الصلوٰة والسلام بها فى هذه النشأة ولا يقدح فى ذلك ما اجمعت الامة عليه واشتهرت فيه الاخبار ولعلهابلغت مبلغ التواتر المعنوى ونطق به الكتاب على قول ووجب الايمان به واكفر منكره كالفلا سفة من نزول عيسىٰ عليه السلام آخر الزمان لانه كان نبياً قبل تحلى نبينا ﷺ بالنبوة فى هذه النشاءة۔

(روح المعانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ج11، ص213)

خاتم ت کے زبر کے ساتھ اسم آلہ ہے......جس کا مآل آخر النبیین ﷺ ہے اور خاتم ت کی زیر کے ساتھ اسم فاعل کا صیغہ یعنی وہ نبی جس نے نبیوں کو ختم کر دیا اور اس سے مراد بھی آخر النبیین ہے اور نبی رسول ﷺ سے عام ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا خاتم المرسلین ہونے کو لازم ہے اور حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے

مراد یہ ہے کہ آپ کے اس عالم میں وصف نبوت کے ساتھ متصف ہونے کے بعد وصف نبوت کا پیدا ہونا بالکل منقطع ہوگیا۔ جن وانس میں سے کسی کو اب یہ وصف نبوت عطا نہ کیا جائے گا اور یہ مسئلہ ختم نبوت اس عقیدے کے ہرگز خلاف نہیں جس پر امت نے اجماع کیا ہے اور جس میں احادیث شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں۔ شاید درجہ تواتر معنوی کو پہنچ جائیں اور جس پر قرآن نے ایک قول کی بنا پر تصریح کی ہے اور جس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے منکر مثلاً فلاسفہ کو کافر سمجھا گیا ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آخر زمانے میں نازل ہونا کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس عالم میں نبوت ملنے سے پہلے وصف نبوت کے ساتھ متصف ہو چکے تھے۔

علامہ صدر الدین محمد بن علاء الدین حنفی لکھتے ہیں:

لما ثبت أنه خاتم النبين علم أن من ادعى بعده النبوة فهو كاذب ولا يقال فلو جاء المدعى للنبوة بالمعجزات الخارقة والبراهين الصادقة كيف يقال بتكذيبه؛ لأنا نقول: هذا لا يتصور أن يوجد وهو من باب فرض المحال لأن الله تعالى لما أخبر أنه يدعى النبوة ولا يظهر أمارة كذبه فى دعواه والغى ضد الرشاد والهوى عبارة عن شهوة النفس أى أن تلك الدعوى بسبب هوى النفس لا عن دليل فتكون باطلة۔

(شرح العقیدۃ الطحاویۃ 166)

ترجمہ: جب یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت محمد ﷺ نبیوں میں آخری نبی ہیں تو معلوم ہوا کہ جو کوئی آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور ہرگز نہیں کہا جائے گا کہ اگر وہ معجزات اور سچے دلائل پیش کرتا ہے تو اسے کیونکر جھٹلایا جائے گا، کیونکہ ایسی شے کے وجود کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور یہ فرضِ محال ہے، کیونکہ جب باری تعالیٰ نے

فرما دیا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں تو یہ محال ہے کہ آپ کے بعد کسی مدعی نبوت کے دعویٰ میں جھوٹ، گمراہی اور نفسانی خواہش کی علامت ظاہر نہ ہو۔ پس اس کا یہ دعویٰ محض اس کی نفسانی خواہش ہے کسی دلیل کی بنیاد پر نہیں سو یہ باطل ہے۔"

قاضي عياض تحریر فرماتے ہیں:

أخبر، صلى الله عليه وسلم، أنه خاتم النبيين، لا نبي بعده، وأخبر عن الله تعالى أنه خاتم النبيين، وأنه أرسل كافة للناس، وأجمعت الأمة على حمل هذا الكلام على ظاهره، وأن مفهومه المراد منه دون تأويل و تخصيص۔

(شفا شریف ج2 ص271)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اس بارے میں ہے کہ آپ ﷺ سب نبیوں میں آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور آپ ﷺ تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ بات کہ آپ ﷺ خاتم النبیین یعنی آخر نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اس سے ظاہر معنیٰ ہی مراد ہے جو اس سے مفہوم ہے، اس میں کسی طرح کی تاویل وتخصیص کی گنجائش نہیں۔

امام زرقانی عشق ومحبت کے جذبات میں جھوم کر لکھتے ہیں:

ومنها انه خاتم الانبياء والمرسلين كماقال تعالىٰ ولكن رسول الله وخاتم النبيين اى اخرهم الذى ختمهم اوختموابه علىٰ قرأة عاصم بالفتح... قيل من لا نبي بعده يكون اشفق علىٰ امته وهو كوالد لولد ليس له غيره ولا يقدح نزول عيسىٰ عليه السلام بعده لا نه يكون على دينه مع ان المراد انه اٰخر من نبي ۔

(شرح مواہب لدنیہ، دار الکتب العلمیۃ، ج7، ص235)

ترجمہ: اور نبی کریم ﷺ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیا اور رسل کے ختم کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی آخر النبیین جس نے انبیا کا سلسلہ ختم کیا۔ یا عاصم کی قراۃ کی رو سے جو زبر کے ساتھ ہے یہ معنی ہیں کہ جس پر سب انبیا ختم کیے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ جس نبی کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوگا اور وہ اس باپ کے مثل ہے کہ جس کی اولاد کی اس کے بعد کوئی نگرانی کرنے والا اور تربیت کرنے والا نہ ہو اور حضور ﷺ کے بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد آپ ﷺ کے دین پر ہوں گے۔ علاوہ اس کے ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ آپ سب سے آخر میں نبی بنا کر بھیجے گئے۔

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی لکھتے ہیں:

و كذلك نكفر من ادعى نبوة أحد مع نبينا ﷺ ان فى زمنه كمسيلمة الكذاب والأسود العنسى أو ادعى نبوة أحد بعده فإنه خاتم النبيين بنص القرآن والحديث، فهذا تكذيب الله ورسوله ﷺ۔

(نسیم الریاض، فصل فی بیان ماھو من المقالات کفر، 506:4)

علامہ ابن نجیم حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اذا لم يعرف أن محمّداً ﷺ آخر الانبياء فليس بمسلم لأنه من الضروريات۔

(الاشباہ والنظائر، الفتن الثانی، کتاب السیر والردۃ، 296:1)

دیکھیں کس طرح ائمہ اسلام، مؤرخین، مفسرین، محدثین اور صحابہ و تابعین عشق و عرفان کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر خاتم النبیین کے اس معنیٰ ومراد کی تشہیر وتصدیق اور تائید وتوثیق کر رہے ہیں جس کا ذکر بڑے ہی واضح و دل نشیں انداز میں قرآن پاک

میں بیان کر دیا گیا ہے، اور حضور ﷺ کے بعد نبوت کے دعویداروں اور آپ ﷺ کو آخری نبی نہ ماننے والوں پر کس طرح کافر و مرتد ہونے کا حکم فرمایا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی مسیلمہ کذاب کی اولاد یا اسود عنسی کا ناجائز نطفہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے اور لفظ خاتم کی گمراہ کن، شیطان کو خوش کرنے والی تاویل کرے اور اسی باطل نظریہ کی تبلیغ اس کی گمراہ ذریت، پیروئے قادیانیت کرے تو یہ سب اس طریق مسلمین سے ہٹے ہوئے ہیں جس کے بارے میں ارشاد ربانی ہوا جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ جو مسلمانوں کی راہ کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کرے تو وہ جہنم کی راہ پر گامزن ہیں۔ اور اس مسلمانوں کی اس بڑی جماعت سے جدا ہے جو ہدایت یافتہ، نشان ہدایت و فلاح اور معیار ایمان و اسلام جماعت ہے، جس کی اتباع و پیروی کرنے کی تلقین و حکم اللہ رب العزت اور پیغمبر آخر الزماں محمد عربی روحی فداہ ﷺ نے احادیث مبارکہ میں دیا ہے۔ چنانہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۵۹)

اور ارشاد رسول باوقار ہے:

فاتَّبِعوا السوادَ الأعظمَ، فإنه من شذَّ شذَّ في النَّارِ۔

(موافقة الخبر الخبر لابن حجر العسقلاني 1 / 114، ترمذی حدیث نمبر 2167)

ترجمہ: مسلمانوں کی بڑی جماعت کی پیروی کرو، کیونکہ جو جماعت مسلمین سے جدا ہو گیا وہ جہنم کے گڑھے میں گر گیا۔

من فارق الجماعة شبرا فمات إلا مات ميتة جاهلية۔

(بخاری حدیث نمبر 6530)

ترجمہ: جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر بھی ہٹے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ۔

(ابوداؤد حدیث نمبر 4758، مسند احمد حدیث نمبر 21561)

ترجمہ: جو مسلمانوں کی جماعت بالشت برابر بھی جدا ہوا گویا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے باہر نکال پھینکا۔

عن أسامة بن شريك رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: يد الله على الجماعة، فإذا شذَّ الشاذ منهم اختطفته الشياطين كما يختطف الشاة ذئب الغنم۔

(طبرانی حدیث نمبر ۴۹۲، مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۲۱)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا دست قدرت جماعت پر ہے، جب کوئی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے تو شیطان اسے اس طرح اچک لیتے ہیں جس طرح بھیڑیا بکریوں کو اچک لیتا ہے۔

یعنی جس طرح ریوڑ سے جدا رہنے والی بکری پر بھیڑیا حملہ آور ہو جاتا ہے اسی طرح مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والے انسان کے ایمان پر شیطان حملہ آور ہو جاتا ہے اور اسے گمراہ کر دیتا ہے۔

اللہ ایسے باطل پرست جماعت اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

□□□

ختم نبوت اور احادیث کریمہ

اب آیت مذکورہ کی تفسیر میں احادیث کریمہ کے انوار سے ایمان منور کیا جائے ،خاتم النبیین کا معنیٰ و مفہوم اور مراد کو سمجھا جائے اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی موت کا سامان فراہم کیا جائے۔ مگر اس سے پہلے قرآن مجید کی سورہ احزاب کی مذکورہ آیت میں وارد لفظ خاتم کی تحقیق لغت کی مشہور و معروف کتابوں سے پیش خدمت ہے تاکہ مرزائی جو خاتم اور ختم نبوت کا غلط معنیٰ و مفہوم لیتے اور تاویل کرتے ہیں اس کی قلعی کھل جائے اور اس لفظ کا اصلی اور ایمان سے لبریز معنیٰ سے ہمیں واقفیت ہو جائے تاکہ عوام الناس کسی کے بہکاوے میں نہ آسکیں۔

امام راغب اصفہانی (المتوفی:502ھ) خاتم کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وخاتم النبیین لانه ختم النبوة ای تممها بمجیئة ۔

(مفردات راغب،مطبوعہ دار القلم بیروت،ص275)

ترجمہ: آپ ﷺ کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا، یعنی آپ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرما دیا۔

عرب و عجم میں لغت کی مستند کتاب لسان العرب میں اس لفظ کی نفیس تحقیق یوں ہے:

خاتمهم و خاتمهم و آخرهم عن اللحیانی و محمد صلی الله علیه وسلم خاتم الانبیاً علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام

(لسان العرب باب المیم فصل الحاً ،12:164)

ترجمہ: خاتم القوم بالکسر اور خاتم القوم بالفتح کے معنی آخر القوم ہیں اور یہی معنی لحیانی سے منقول ہے، محمد ﷺ خاتم الانبیا (یعنی آخر الانبیا) ہیں۔

امام لغت محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسيني ، الزَّبيدي (المتوفی: 1205ھ) لفظ خاتم کے متعلق تاج العروس میں لکھتے ہیں:

عن اللحیانی ومن اسمائه علیه السلام الخاتم والخاتم وهو الذی ختم النبوة بمجیئه۔

(تاج العروس،مطبوعہ دار الھدایہ،ج32،ص48)

ترجمہ: حضور ﷺ کے اسماء میں سے الخاتم اور الخاتم بھی ہے اور خاتم وہ شخص ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کر دیا ہو۔

اب لفظ خاتم کی لغوی تحقیق کے بعد احادیث کریمہ کی تلاوت کرتے ہیں۔

عن العرباض بن سارية قال : قال النبی صلی الله علیه وسلم إنی عند الله لخاتم النبیین وإن آدم لمنجدل فی طینته.

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’بیشک میں اللہ تعالیٰ کے حضور لوحِ محفوظ میں خَاتَمُ النَّبِیِّین (لکھا) تھا جب حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔

(مسند امام احمد، ٦ / ٨٧، الحدیث ١٧١٦٣)

اس حدیث پاک میں واضح طور پر بیان ہے کہ حضور ﷺ اس وقت بھی لوح محفوظ میں خاتم النبیین کے خطاب واعزاز سے مشرف تھے جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی۔ جو لوح محفوظ میں لکھا تھا اسی کا ظہور بھی دنیا میں ہوا کہ جب سارے انبیا پیدا و مبعوث ہو چکے تو سب نبیوں اور رسولوں کے بعد ختم نبوت کا تاج سر پر سجائے محمد عربی ﷺ پیدا و مبعوث ہوئے۔

عن ثوبان قال: قال رسول الله، صلی الله علیه وسلم: وإنه سیکون فی أمتی کذابون ثلاثون، کلهم یزعم أنه نبی، وأنا خاتم النبیین لا نبی بعدی.

(ابوداود حدیث نمبر2219،مسند احمد حدیث نمبر22448،سنن ترمذی حدیث نمبر2219)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

عن جابر بن عبد الله، رضی الله عنه، أن النبی، صلی الله علیه وسلم، قال: أنا قائد المرسلین ولا فخر، وأنا خاتم النبیین ولا فخر، وأنا أول شافع وأول مشفع ولا فخر۔

(دارمی حدیث نمبر 49، معجم الاوسط حدیث نمبر 170، مجمع الزوائد ج 8 ص 2257)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنہُ سے روایت ہے حضور اقدس صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور یہ بات بطورِ فخر نہیں کہتا، میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور یہ بات بطورِ فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ بات فخر کے طور پر ارشاد نہیں فرماتا۔

عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلۡتُ عَلَى الۡأَنۡبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعۡطِيتُ جَوَامِعَ الۡكَلِمِ ، وَنُصِرۡتُ بِالرُّعۡبِ ، وَأُحِلَّتۡ لِيَ الۡغَنَائِمُ ، وَجُعِلَتۡ لِيَ الۡأَرۡضُ مَسۡجِدًا وَطَهُورًا ، وَأُرۡسِلۡتُ إِلَى الۡخَلۡقِ كَافَّةً ، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ۔

(صحیح ابن حبان حدیث نمبر 2313)

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں:

(1) مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا

(2) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی

(3) میرے لئے مالِ غنیمت حلال کیا گیا

(4) میرے لئے زمین کو پاک کرنے والی اور مسجد بنایا گیا

(5) مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا

(6) اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

عن أبی هریرة، رضی الله عنه، أن رسول الله، صلی الله علیه وسلم، قال: إن مثلی ومثل الأنبیاء من قبلی، کمثل رجل بنی بیتاً فأحسنه وأجمله إلا موضع لبنة من زاویة، فجعل الناس یطوفون به ویتعجبون له ویقولون: هلا وضعت اللبنة. قال: فأنا اللبنة وأنا خاتم النبیین۔

(بخاري حدیث نمبر 3535، مسلم حدیث نمبر 2286)

ترجمہ: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے بہت حسین وجمیل ایک گھر بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں (قصرِ نبوت کی) وہ (آخری) اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

سیدنا ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کی سند سے سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ذهبت النبوة فلا نبوة بعدی إلا المبشرات۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۷۹ح ۳۰۵۱، مجمع الزوائد ۷/ ۱۷۳)

ترجمہ: نبوت ختم ہوگئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں، سوائے مبشرات (یعنی اچھے خوابوں) کے۔

عن محمد بن جبیر بن مطعم عن أبیه، أن النبی، صلی الله علیه وسلم، قال: أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحی الذی یُمحی بی الکُفر، وأنا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی، وأنا العاقب- والعاقب الذی لیس بعده نبی۔

(بخاری حدیث نمبر ۳۵۳۲، مسلم حدیث نمبر ۲۳۵۴)

ترجمہ: حضرت ابن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں اللہ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ میں عاقب (آخر میں مبعوث ہونے والا) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ کے پانچ مبارک ناموں کا ذکر ہے جن میں سے ہر ایک آپ کی فضیلت وشرف اور رفعت وعظمت پر دلالت کرتے ہیں اور ان میں سے اخیر کے دو نام ایسے ہیں جو آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر دلیل ہیں۔

پہلا نام حاشر: یہ نام اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ بلاشبہ آپ ﷺ ا آخری نبی ہیں۔اسم مبارک حاشر کی شرح میں علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

اشارۃ الی انہ لیس بعدہ نبی ولا شریعۃ فلما کان لا امۃ بعد امتہ لانہ لا نبی بعدہ نسب الحشر الیہ یقع عقبہ۔

(فتح الباری ج6 ص557)

ترجمہ: یہاں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ کوئی شریعت۔کیونکہ آپ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں،اسی لئے حشر کو آپ کی طرف منسوب کر دیا گیا،کیونکہ آپ ﷺ کے بعد حشر واقع ہوگا۔

دوسرا اسم گرامی العاقب ہے جو اس بات دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کا تصور نہیں،اس نام کی شرح و وضاحت اسی حدیث مبارک میں ہے کہ عاقب کا معنی ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

عن عبد الرحمن بن جبیر قال: سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص یقول: خرج علینا رسول الله، صلی الله علیه

وسلم، یوماً کالمودع فقال: أنا محمد النبي الأمي - ثلاثاً- ولا نبي بعدي۔

(مسند احمد حدیث نمبر 6606، درمنثور ج 3 ص574)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ حضور ہمیں الوداعی خطاب فرما رہے ہیں، آپ نے تین مرتبہ فرمایا: میں اُمی نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں جب تک میں تم میں موجود ہوں، میری بات سنو اور اطاعت کرو اور مجھے دنیا سے لے جایا جائے تو کتاب اللہ کو تھام لو، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو۔

عن أبي سعيد الخدري، رضي الله عنه، عن النبي، صلى الله عليه وسلم، أنه قال: كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي، وأنه لا نبي بعدي، وسيكون خلفاء فيكثرون.

(بخاری حدیث نمبر 3455، مسلم حدیث نمبر 1842)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ملکی انتظام ان کے انبیاء کرتے تھے جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی ہو جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے میرے بعد بہ کثرت خلفاء ہوں گے۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول الله، صلى الله عليه وسلم وإنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ لم يَبْعَثْ نبيًّا إلا حَذَّرَ أُمَّتَه الدَّجَّالَ، وأنا آخِرُ الأنبياءِ، وأنتم آخِرُ الأُمَمِ۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر 4077، ابوداود حدیث نمبر 4322)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا اور میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اور یقیناً دجال نکلیں گے۔

سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أيها الناس! أنه لا نبي بعدي و لا أمة بعد كم.

اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۳۶ ح ۷۵۳۵(

ابو حازم سلمان الاشجعی الکوفی رحمہ اللہ کی سند سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

وإنه لا نبي بعدي. (صحیح بخاری: ۳۴۵۵، صحیح مسلم ۱۸۴۲)

ترجمہ: اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

كلما ذهب نبي خلفه نبي وإنه ليس كائنًا فيكم نبي بعدي.

جب بھی کوئی نبی دنیا سے تشریف لے جاتے تو ان کے بعد دوسرا نبی مبعوث ہو جاتا تھا اور میرے بعد تم میں کوئی نبی (پیدا) نہیں ہوگا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵ / ۵۸ ح ۳۷۲۴۹ وسندہ صحیح)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: فإن رسول الله ﷺ آخر الأنبياء وإن مسجده آخر المساجد."

پس بے شک رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد (مساجد انبیاء میں سے) آخری مسجد ہے۔

(صحیح مسلم: ۵۰۷ / ۱۳۹۴، دار السلام ۳۳۷۶)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبيّ.

بے شک رسالت اور نبوت منقطع (یعنی ختم) ہو گئی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ کوئی نبی ہو گا۔

(سنن ترمذی, ۲۲۷۲ مسند احمد ۳/۲۶۷)

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى تَبُوْكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي.

(صحيح بخاری، بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ العُسْرَةِ حدیث نمبر 4461)

ترجمہ: جب آپ ﷺ تبوک کی طرف نکلے تو آپ نے اپنے پیچھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا تو انہوں نے عرض کی کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنا رہے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لئے ہارون تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اما زرقانی رحمۃ اللہ سفر معراج کے باب میں ایک حدیث حضرا بو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کرتے ہیں:

ثم سار حتى اتى بيت المقدس فنزل فربط فرسه الى صخرة ثم دخل فصلى مع الملائكة فلما قضيت الصلوة قالوا يا جبرئيل من هذا معك؟ قال هذا محمد خاتم النبيين.

(مواہب لدنیہ ج2 ص17)

ترجمہ: پھر آپ ﷺ بیت المقدس تشریف لائے، اپنی سواری سے اتر کر اسے ایک کیل سے باندھ دئے اور پھر اندر تشریف لے گئے۔ فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی، جب نماز سے فراغت ہوئی تو فرشتوں نے حضرت جبرئل امین علیہ السلام سے

پوچھا کہ اے جبرئیل آپ کے ساتھ یہ مقدس ہستی کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا یہ محمد ﷺ ہیں جو آخری نبی ہیں۔

ختم نبوت اور اجماع:

عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن و احادیث کی روشن و واضح دلائل ملاحظہ کرنے کے بعد اب اجماع کی روشنی میں بھی اس بارے میں اپنے عقیدہ کو پرنور کرتے ہیں۔ یہ واضح رہے کہ شریعت کے چار اصولوں میں سے اجماع امت بھی ایک مضبوط دلیل ہے اور بہت سے مسائل کی بنا اسی پر رکھی گئی ہے جس سے امت کے بڑے سے بڑے مسائل کا عقدہ حل ہوا ہے۔ اس کے ثبوت میں قرآن کی آیات اور احادیث نبویہ وارد ہیں۔ صحابہ کے دور میں بھی متعدد مسائل پر اجماع ہوا۔ بلکہ دور صدیقی میں سب سے پہلا اجماع صحابہ کرام کا جس چیز پر ہوا وہ عقیدۂ ختم نبوت ہی ہے، اسی لئے مسیلمہ ابن کذاب کی سرکوبی کے لئے لشکر کشی کی گئی نتیجہ کار اسے انجام تک پہنچایا گیا مگر کسی ایک صحابی نے اس سے انکار نہیں کیا جو اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اجماع حجت ہے اور پہلا اجماع مسلمانوں کا عقیدۂ ختم نبوت پر ہی ہوا ہے۔ اگر ختم نبوت کے حوالے سے اکابر و اسلاف اور ائمہ کرام کے اقوال لکھے جائیں تو رسالہ کافی طویل ہو جائے گا جو قارئین کے ذہن پر گراں گذرے اس لئے صرف دو اقوال ذکر کئے جاتے ہیں۔

إمام أبو حامد الغزالي رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

إن الأمة فهمت بالإجماع من هذا اللفظ أي (لا نبي بعدي) ومن قرائن أحواله أنه أفهم عدم نبي بعده أبداً، وإنه ليس فيه تأويل ولا تخصيص، فمنكر هذا لا يكون إلا منكر الإجماع.

(الاقتصاد في الاعتقاد ص 123)

ترجمہ: بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (لا نبی بعد) سے یہ سمجھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول، اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں اور اس کا منکر یقینا اجماع امت کا منکر ہے۔

ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

دعوى النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع.

ترجمہ: ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔

(شرح فقہ اکبر ص 202)

امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

اعلم أن الإجماع قد انعقد على أنه ﷺ خاتم المرسلين كما أنه خاتم النبيين.

(الیواقیت والجواہر، 2:37)

ترجمہ: جان لو کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے رسولوں کے سلسلہ کو ختم فرما دیا ہے جس طرح آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرمایا ہے۔

قادیانیت اور مسلمانوں کی ذمہ داری:

مسلمانو!

مذکورہ بالا ان تمام احادیث کریمہ، اقوال ائمہ تفسیر و احادیث اور سلف و خلف تمام علما، فقہا و مجتہدین کی روشنی میں یہ بات عیاں تر ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ تمام نبیوں میں آخری نبی ہیں۔ اور جن کے پاس حقیقت بیں آنکھیں اور صحیح و سالم دل و دماغ ہیں ان پر واضح ہے کہ بلا شبہ حضور رحمت عالم ﷺ رسولوں میں آخری رسول اور نبیوں میں آخری نبی ہیں، آپ کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ آپ کی ذات پر ہمیشہ کے لے منقطع ہوگیا اور اب صبح قیامت تک نبوت کا دروازہ بند ہوگیا۔ اسی اہل ایمان کا عقیدہ آپ ﷺ

کی خاتمیت پر ہے اور جو کوئی آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویدار ہوگا وہ کذاب و فریبی، دغاباز و مکار اور ابلیس کا آلہ کار ہوگا اور اس کا وہی ذلت و رسوائی بھرا حال ہوگا جو اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، مختار ثقفی اور غلام احمد قادیانی کا ہوا اور اس کے قادیانی مشن کو فروغ و تشہیر کی کوشش کرنے والوں کا انجام بھی رسواکن، دردناک و عبرت ناک ہوگا۔ اس لئے مسلمانوں پر، قرآن کے ماننے والوں پر، نبی کے عاشقوں اور چاہنے والوں پر، اپنی عاقبت و آخرت کی فکر کرنے والوں پر، ذلت و رسوائی کے عذاب سے ڈرنے والوں پر، جہنم کی آگ سے پناہ مانگنے والوں پر اور جنت کی نعمتوں کے طلبگاروں پر ضروری ہے کہ جہاں بھی قادیانی یا جماعت احمدیہ کے مبلغین و مشتہرین اور کارکناں مال و دولت کی لالچ دے کر، جھوٹی ہمدردی جتا کر، دنیوی عہدہ کی پیش کش کر کے اپنے دام مکر و فریب میں پھنسانے کی کوشش کریں، تو فوراً ایسے گمراہوں سے دور ہو جائیں، ان کے قریب نہ ہوں اور نہ انہیں اپنے قریب ہونے دیں، نہ ان کی مجلسوں میں جائیں، نہ اپنی کسی مجلس و محفل میں انہیں بلائیں، نہ ان سے بحث کریں اور نہ ان سے ان کے دھرم کے حوالے سے دلیل طلب کریں کہ یہاں ہر لحظہ، ہر گام، ہر وقت ہر آن ایمان کا خطرہ ہے اور یہ ایمان کے لٹیرے ہیں۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا، اس کی خبر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی کہ ایک شخص نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس اس کے نبی ہونے پر دلیل بھی ہے۔ تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: من طلب منه الدلیل فقد کفر۔ جو اس جھوٹے مدعی نبوت سے اس پر دلیل طلب کرے گا وہ کافر ہے، اس لئے کہ صحیح حدیث میں آیا ہے: لا نبی بعدی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(مناقب امام اعظم ابوحنیفہ باب 7 ص 11)

اہل نیپال کا صورت حال سے چشم پوشی:

ملک نیپال میں جو فتنہ قادیانیت پروان چڑھ رہا ہے اس کے خاتمہ کے لئے متحد و مجتمع ہو کر عملی اقدامات ضروری ہیں۔ مگر جس تیز رفتاری کے ساتھ قادیانیت ملک نیپال میں پھیل رہی ہے اور جگہ جگہ اپنا دفتر و مرکز بنا کر اس کے ماتحت اجتماعات و نشستیں کر رہے ہیں اور اپنی تعداد روز بروز بڑھا رہے ہیں یہ بہت بڑا چیلنج ہے اور ایسے میں علما و مشائخ نیپال کا خاموش رہنا ان کا اپنے فرض منصبی سے غافل اور عوام اہل سنت کے اعتماد کو خون کرنے کے مترادف ہے۔ ایسے حالات میں علما کی ذمہ داری ہے کہ اپنے عوام کی صحیح رہنمائی کریں، ان کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کے لئے عملی اقدام کریں اور قادیانیت کے ناپاک وجود سے ملک نیپال کو پاک کرنے کے لئے ایک جٹ ہو کر سعی کریں، ان کی دسیسہ کاریوں اور مذہبی و سماجی نقصانات اور خدشہ افتراق و انتشار کی شکایت حکومت سے کر کے ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملائیں۔

مگر ہمارے اکثر علما و مشائخ کی توجہ تو اس طرف ہے ہی نہیں، جس قادیانیت کے سیلاب میں علاقہ کا علاقہ اور اسکول و کالج کے نوجوان تنکا کی طرح بہہ رہے ہیں، انہیں تو صرف جلسہ و کانفرنس کی صدارت و سرپرستی کی فکر ہے، مریدوں اور متوسلین کی جیبوں پر نظر ہے۔ جلسوں اور دیگر غیر ضروری کاموں کے لئے پلاننگ بنا لیتے ہیں، چندہ کے لئے علاقہ کی فہرست تیار کر لی جاتی ہے، سیٹھوں کا نام ازبر ہو جاتا ہے مگر سامنے جو قادیانیت کا دیو ہیکل جن کھڑا ہے اس کی اماتت کے لئے کوئی پلاننگ نہیں، اپنے علاقہ کے علما و ائمہ کی کوئی تربیت و ٹریننگ نہیں۔ ہمارے علاقہ و اضلاع میں قاضی پر قاضی بنائے جا رہے ہیں، ادارہ پر ادارہ کھولے جا رہے ہیں، چندہ کے مراکز قائم کئے جا رہے ہیں، محصلین کی ٹولیاں تشکیل دی جاتی ہے، دارالقضا پر دارالقضا کا افتتاح و اعلان ہو رہا ہے، اپنے سپورٹر تیار کئے جا رہے ہیں، اپنے مدح سرا و کرامات

گو ٹیم بنائی جا رہی ہے،فلک شگاف نعرہ زن جتھہ وجود میں لایا جارہا ہے مگر گرد و نواح میں کیا ہو رہا ہے اس کی فکر وخبر نہیں،کہاں ہمیں تباہ و برباد کرنے کے تانے بنے جارہے ہیں اس سے بے خبر ہیں،مسلمانوں کو کچلنے کے لئے کیا کیا اعدا نے تیاریاں کرلی ہیں اس کی پرواہ نہیں،کیا کیا فتنے سر اٹھا رہے ہیں اس سے کوئی سروکار نہیں،عصر حاضر میں کس چیز کی ضرورت ہے اس کے لئے کوئی منصوبہ بندی نہیں۔

جامعات میں والے جامعہ کی تزئین میں لگے ہیں،بنات والے بنات کی بیوپاری میں محو ہیں، کچھ ادارے تو بند ہیں اور کچھ میں تو تعلیم نہیں اور کچھ میں قرآنی خوانی اور فاتحہ خوانی کا ہی بندوبست ہے۔بلکہ ایک ادارہ کے لیٹر پیڈ پر یہ اعلان پڑھنے کو ملا کہ سورہ بقرہ اور قرآن خوانی کے لئے ادارہ کی طرف رجوع کریں۔خطبا خطابت سے کرسی توڑ رہے ہیں،شعرا مائک پر لائیو مچل رہے ہیں،نقبا جھوٹی مدحت میں رطب اللسان ہیں اور بیچاری عوام تو خواب غفلت میں ہے یا اپنے علما کے بھروسے ہیں اور خوب جی بھر کر اچھل اچھل کر شعرا پر پیسے لٹاتی ہیں اور پیشہ ور مقررین کے اکاؤنٹ میں پیشگی رقوم جمع کر رہی ہے۔انہیں کیا معلوم کیسے کیسے فتنے نگلنے کے لئے جبڑا کھولے ہوئے ہیں،ان کی اولاد کسی بے راہ روی کی دلدل میں پھنستی جارہی ہیں اور باطل قوتیں کیا کیا لالچ دے کر اپنا لقمہ تر بنا رہی ہیں۔

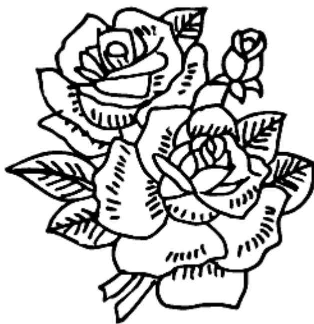
قوم کے ایمان پر شبخوں مارنے کی تیاریاں باطل فرقے کر رہے ہیں،ہندوستان کی دہشت گرد تنظیمیں آر ایس ایس اور ہندو پریشد والے نفرت کی چنگاڑی کو شعلہ دے رہے ہیں،ملک نیپال میں بھی ہندو مسلم کو آپس میں لڑانے کی سازش رچ رہے ہیں،جنگ و جدال کا ماحول بنایا جارہا ہے،جس کی تازہ مثال دیوپورا روپیٹھہ کا ہے،جسے علاقائی اور ہندوستان کے الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا بڑھا چڑھا کر نشر کیا گیا،جس کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف کفار کو اکسایا گیا۔ایسے میں رہبران قوم کی

خاموشی کو کیا کہا جائے،جلسوں کی صدارت و سرپرستی اور میلاد النبی کی محفلوں میں کرسی شکن خطابت تک خود کو محدود رکھنا اور اسی کو اصل خدمت و تبلیغ تصور کر لینے سے ان کی جواب دہی ختم ہو جاتی ہے؟ جو بھی ہو ہم آپ کو حدیث پاک یاد دلا دیتے ہیں اس کے بعد کیا کرنا ہے اور آپ کی ذمہ داری کیا ہے امید ہے اس جانب بھی توجہ دی جائے گی۔فرمان رسالت مآب ہے:

كلكم راع وكلكم مسؤول عن رعيته آپ میں سے ہر کوئی نگہبان ہو اور آپ سے آپ کی ذمہ داری اور عہدہ و منصب کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

یاد رہے صرف چیلنج مناظرہ،یا اسٹیج سے للکارنے اور اتنا کہنے سے آپ عہدہ برا نہیں ہو سکتے کہ جس کے مقدر میں گمراہی لکھا ہے اسے کیا جائے۔بلکہ جماعتی شکل میں ملکی سطح پر تحریک چلانی ہوگی،ٹیم تیار کرنی ہوگی،علما کا قافلہ تیار کرنا ہوگا اور ارباب مدارس کے ساتھ تنظیم کے عہدہ داران کو بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے میدان عمل میں آنا ہوگا۔خاص طور پر مرکزیت اور اعلیٰ عہدہ و منصب کے دعویداروں کو اس طرف خصوصی توجہ دینی ہوگی اور ہر فرد کو اس فتنے کا سد باب اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اپنی اولین ذمہ داری سمجھنی ہوگی۔





قادیانیت کے سد باب کی تدابیر

نیپال میں قادیانیت بڑھ رہی ہے،اس کے پرچارک اپنی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں، جماعت احمدیہ یا فرقہ قادیانیت کو پھیلانے میں مختلف ہتھکنڈے اپنا کر جٹے ہوئے ہیں اور بھولے بھالے سنی مسلمانوں اپنا مسلمان ہونا بتا کر اپنا ہمنوا بنا رہے ہیں ایسے میں اس کی کوششوں اور سازشوں کو ناکام کرنے کے لئے مستحکم لائحہ عمل تیار کرنے ہوں گے اور ٹھوس تدابیر وتجاویز کے ذریعہ اس فرقہ کا استیصال و خاتمہ کرنا ہوگا۔گذشتہ اوراق میں بہت سے تجاویز وتدابیر بیان کر دی گئی ہیں۔جن میں تین نظر فقیر میں بہت اہم ہیں اور ان کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے اور اسی لئے ان تین میں سے دو تدابیر پر فقیر سراپا تقصیر نے دلائل و براہین کے ساتھ بہت کچھ لکھ دیا ہے۔

اول:

عقیدۂ ختم نبوت دلائل کی روشنی میں گفتگو کی جائے اور اس عقیدہ کو مسلمانوں کے دل میں ایسا راسخ کر دیا جائے کہ اس کے خلاف کسی بھی عقیدہ پر یقین نہ کریں اور جو بھی ختم نبوت پر حملہ کرتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کرے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا اور نیپال میں اس کے متبعین اس کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں تو فورا مسلمان اس قادیانی مشن کا رد بلیغ کریں۔

دوم:

قایانی یا احمدی جیسی گمراہ و باطل دھرم وفرقہ کا رد قرآن واحادیث اور اسلاف کے اقوال کی روشنی میں کیا جائے،اس کے کفریہ عقائد ونظریات کو طشت از بام کیا جائے اور عوام اہل سنت کو بتایا جائے کہ اس جماعت کا عقیدہ اسلامی عقائد کے بالکل خلاف ہیں

اور اسی لئے جہاں علما وفقہا نے اسے غیر مسلم فرقہ قرار دیا ہے وہیں حکومت پاکستان نے بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔

سوم:

اتحاد واتفاق۔فتنہ قادیانیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے علمائے اہل سنت کا متحد ومتفق ہونا کس قدر اہم ہے یہ جس دور سے ہم گذر رہے ہیں اس ماحول میں اسے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔اجتماعیت اور اتحاد ایک فولادی قوت وطاقت ہے اور مدار ومعیار عروج وترقی ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

یہ تیسری صورت اتحاد و اتفاق کی ایسی نعمت ہے کہ اس گمشدہ نعمت کو حاصل کرنے میں اگر ہم کامیاب ہو گئے تو یقین جانئے کہ ایوان باطل اور قصر قادیانیت میں زلزلہ پیدا ہو جائے گا اور قادیانیت ہو یا کوئی اور باطل طاقت وقوت سب کے پاؤں اکھڑ جائیں گے۔

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا کام بنے

اب مزید تجاویز وتدابیر ملاحظہ کریں:

(1) جملہ علمائے اہل سنت نیپال آپسی فروعی نزاع کو بالائے طاق رکھتے ہوئے قادیانی کے مقابل میں متحدہ محاذ آرا ہو کر اس گمراہ فرقہ کو پھیلنے سے روکیں۔

(2) جلسوں کے اسٹیج اور سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم پر جو اپنے ہی سنی علما کے خلاف زبان وقلم کے تیر چلاتے ہیں یہ سلسلہ موقوف کریں۔

(3) اردو اور نیپالی زبان میں عام و سادہ مضمون شائع کر کے اسکول و کالجز کے طلبہ اور دفاتر کے ملازمین میں مفت تقسیم کریں۔

(4) ہر حلقہ کے ذمہ داران اپنے اپنے حلقہ کے ساتھ قادیانیت کے خلاف تحریک چلائیں اور اس فرقہ کی گمراہی اور باطل عقائد سے عوام کو مطلع کر کے ان کے ایمان و عقائد کی حفاظت کریں۔

(5) اپنے اپنے حلقہ کے مساجد و مدارس کے ذمہ داروں کے ساتھ مشورہ کر کے اپنے اپنے علاقہ میں قادیانیت کے خلاف مہم چلائیں اور اس کے تباہ کن و ایمان سوز نظریات و افکار اور اس کے منفی اثرات سے عوام کو مطلع کریں۔

(6) جہاں جہاں قایانیت کے پیروکار قادیانیت کی تبلیغ میں سرگرم ہوں وہاں بلا تاخیر پہنچ کر اس کے منصوبوں کو خاک میں ملانے میں کامیابی حاصل کریں۔

(7) جو علما و خطبا و پیران طریقت صرف محفلوں اور جلسوں کی دعوت پر ہی کسی شہر و علاقہ کا دورہ کرتے ہیں وہ اب ہفتہ وار علاقہ کا دورہ اہل علم کی ٹیم کے ساتھ کریں۔

(8) اب تو نیپال میں قاضی اور امیر حضرات بہت ہو گئے ہیں وہ سب عہد کریں کہ تمام سنی علمائے نیپال کے ساتھ نہیں تو اپنے مراکز عقیدت کے ساتھ ہی قادیانی کے خلاف رزم گاہ میں تشریف لائیں اور جن شخصیات نے قضاۃ و امراء کا تعین کیا ہے ان کی اولین ذمہ داری ہے کہ قادیانیت کے خلاف پلاننگ کے ساتھ میدان عمل میں آئیں۔

(9) علمی اداروں کے ذمہ داران، صدور و منتظمین اور مدرسین اپنے اداروں میں تعلیم پر خصوصی توجہ دیں اور اپنے طلبہ کو عقائد کا درس دیں، تبلیغ کا سلیقہ اور دیگر مروجہ علوم و فنون سے بھی آراستہ کریں اور مدارس جو بدنظمی اور تعلیمی خستہ حالی کے شکار ہیں ان میں تعلیمی روح پھونکیں، نیز نصاب تعلیم میں عقیدۂ ختم نبوت کا چیپٹر بھی شامل کریں۔

(10) تمام علما متحد ہو کر حکومتی سطح پر میمورنڈم دے کر ان کے خلاف کارروائی کریں، جس طرح پاکستان وغیرہ میں یہ فرقہ کافر و غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اسی طرح یہاں بھی کافر قرار دیا جائے، ورنہ حکومت اسے مسلم کے زمرے رکھے گی۔

(11) ابھی تو کوئی قادیانیت پر تقریر بھی کہاں کرتے ،اس لئے کم از کم بڑے شہروں کے بڑی کانفرنسیز میں اس کے خلاف تقریر کی ضرورت ہے۔ مقررین مسلک اعلی کا مطلب ذکر اعلیٰ حضرت ہی سمجھتے ہیں کام نہیں۔ مسلک اعلیٰ حضرت کو ذکر اعلیٰ حضرت ہی تک محدود رکھنے والے کچھ نہیں تو کم از فتاویٰ رضوی مترجم جلد 15 سے قادیانی کے خلاف لکھے گئے اعلیٰ حضرت کے دو رسالوں کا ہی گہرائی سے مطالعہ کرلیں تو مسلک اعلیٰ حضرت کے صحیح مفہوم تک رسائی ہو جائے گی۔

(12) مساجد کے ائمہ کرام گاہے بگاہے ختم نبوت پر سنجیدہ اور دل میں اتر جانے والا خطاب کریں اور ہفتہ میں محلہ کے نوجوانوں کو ختم نبوت کا درس ضرور دیں۔

(13) قادیانیت کے خلاف ایک ملک گیر تنظیم بنائیں یا جو تنظیم پہلے سے ہی فعال ہو اس کے بینر تلے یہ کام انجام دیا جائے، تاکہ یہ کام بڑی حکمت و مصلحت اور دور اندیشی کے ساتھ انجام دیا جاسکے اور اس فرقہ کے صفایا یا کم از کم روکنے میں بہت حد تک کامیابی حاصل کی جاسکے۔

(14) علمائے نیپال گروہ بندی کے شکار ہیں اس ماحول میں جہاں ایک دوسرے کے رد میں تمام کوششیں صرف کی جارہی ہوں ان سب کا اکٹھا ہونا مشکل ترین ہے، اس لئے جو جس تنظیم سے جڑا ہو وہ اسی کے بینر تلے یہ دینی فریضہ ادا کرے کہ جہاں جہاں قادیانیت عروج پر ہے وہاں اس کی ایک ٹیم ہو جس میں مختلف علوم و فنون کے ماہرین شامل ہوں اور مختلف محاذ

پر کام کی نوعیت تقسیم کرکے رد قادیانیت پر مخلصانہ کوشش کرے اور فتنہ قادیانیت کے سد باب اور ارتداد و الحاد کے سیلاب کو روکنے کے لئے بہترین اقدامات کریں۔

(15) عام آدمی کم از کم اس ذمہ داری کا احساس کرے کہ جب بھی اسے کوئی قادیانی فرد یا جماعت کسی بھی طرح ورغلائے خواہ نوکری دلانے کا جھانسہ دے کر، بچی کی شادی میں مالی تعاون کرکے، قرض اتار کر یا کسی بھی طرح کی لالچ دے کر اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرے تو فوراً اہل علم کو اطلاع کرے۔

(16) جہیز کی لعنت سے شادی بیاہ کو پاک کریں کیونکہ مسلمانوں میں جو غریب طبقہ ہے، جس کے پاس نوجوان بیٹیاں ہیں، جس کے پاس جہیز کے نام پر موٹی رقم و موٹر سائیکل، زیورات وغیرہ دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے اسے قادیانی شادی میں مالی مدد کرکے بڑی آسانی سے اپنا لقمہ بنالیتے ہیں، تو مسلمانوں کو چاہئے کہ جہیز جیسی لعنت سے اپنے معاشرہ کو پاک کریں تاکہ اس راہ سے بھی گمراہی مسلمانوں کی چوکھٹ تک پہنچنے میں ناکام رہے اور علما شادی بیاہ کے موقع پر منعقد محافل میں جہیز کے خلاف زبان ضرور کھولیں۔

(17) اہل ثروت شادی کے معاملہ میں غریب طبقہ کو نظر انداز نہ کریں، بلکہ ان غریب مسلمانوں کی بیٹیوں کو بھی اپنے گھر کی بہو بنائیں تاکہ وہ احساس کمتری کا شکار نہ ہوں اور قایانی یا دوسرے فرقہ باطلہ کے متبعین فری شادی کے نام پر ان غریب مسلمانوں کے ایمان کو لوٹنے نہ پائیں۔

(18) جن علاقوں میں قادیانیت کا نام ونشان تک نہیں، جہاں اس کے بارے میں کوئی چرچا نہیں وہاں قادیانیت کے حوالے سے گفتگو کی بجائے عقیدۂ ختم نبوت اور دیگر عقائد اہل سنت پر گفتگو کی جائے، تاکہ جیسے ہی ختم نبوت اور دیگر اسلامی عقائد کے خلاف کوئی فتنہ کھڑا ہو ذہن اسے قبول کرنے کے

لئے تیار نہ ہو۔

(19) ملک نیپال میں کثیر تعداد میں اب بنات قائم ہو چکے ہیں جن میں اکثریت نے کاروبار بنالیا ہے، تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بنات کھولے جارہے ہیں، غریب و نادار مسلمانوں سے بھی تیس بتیس ہزار سالانہ رقم لی جاتی ہے، مزید داخلہ فیس بھی جو کہ فقہی سیمینار کے فقہا کے متفقہ فیصلہ کی روشنی میں درست نہیں ہے۔ کچھ بنات والے تو موٹی فیس بھی وصول کرتے ہیں اور چندہ بھی۔ تو ان ادارہ والوں کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو غریب و نادار بچیوں کا داخلہ اور تعلیم فری دلائیں فیس کے نام پر کم از کم فیس لیں تاکہ ہماری بیٹیاں تعلیم یافتہ ہوں اور ان سے پیدا ہونے والی نسلیں اسلامی تعلیمات و افکار سے آشنا ہو کر قادیانی سے بچیں اور سچے دین کی تبلیغ میں اپنی علمی توانائی صرف کریں۔ اور اہل ثروت طبقہ بھی ایسے اداروں کا دل کھول کر مالی تعاون کریں۔

(20) اب تو ہندوستان کی طرح ملک نیپال میں بھی اعراس کی کثرت ہونے لگی ہے ، نئے نئے مزارات کی بازیافت ہونے لگی ہے اور پھر صاحبان مزارات کے مزارات و قبور پر میلہ وٹھیلہ الگ وبا۔ اب تو حالت یہ ہوگئی کہ امام صاحب کا عرس، حاجی صاحب کا عرس، مستان صاحب کا عرس، اکلول کا عرس، بکلول کا عرس، شعبدہ بازوں کا عرس، ڈھکوسلہ بازوں کا عرس اور نہ جانیں کس کس کا عرس لگنے لگا ہے۔ پانی کی طرح اعراس میں پیسے بہائے جارہے ہیں اور فائدہ کچھ بھی نہیں۔ تو کثرت اعراس سے بچتے ہوئے ان میں خرچ ہونے والی رقم سے مدارس کا نظام تعلیم مضبوط کیا جائے، باصلاحیت مدرسین خاطر خواہ تنخواہ دے کر رکھے جائیں، مدارس کے ساتھ اہل سنت کے اپنے

اسکول، کالجز ہوں جہاں دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم کا بھی بہتر سے بہتر انتظام ہو، تاکہ مسلمانوں میں ڈاکٹر، انجینئر اور وکلا وغیرہ پیدا ہوں۔ اسی طرح جس کثرت کے ساتھ گاؤں گاؤں جلسہ ہونے لگا ہے، ایک دوسرے کو اونچا نیچا دکھانے کے لئے، ذات برادری کے نام پر تو اس پر بھی قدغن لگانے کی ضرورت ہے اور جو علما بڑے شوق سے جلسوں کی صدارت و سرپرستی کا تاج سر پر سجائے ہوئے برسر اسٹیج براجمان ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں ایک رات کے لئے وہی بادشاہ و حاکم ہیں وہ بھی عملی طور پر جلسوں کی صدارت و سرپرستی کی پیش کش کو ٹھوکرا کر اس وبا کو روکنے میں اپنا حصہ ضرور ملائیں۔

محافظین ختم نبوت کی جانثاری:

عقیدۂ ختم نبوت کی نزاکت واہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے تاریخ میں پہلی جنگ جو سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ میں لڑی گئی اس بنا پر کہ اس بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اس ایک جنگ میں جن صحابہ و تابعین نے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت و پاسداری کے لئے اپنی جان راہ خدا میں ناموس رسالت پر قربان کردی ان کی تعداد 600 یا 700 ہے جن میں سے 70 قرآن مجید کے حافظ اور عالم تھے جو امت مسلمہ کے ایسے نایاب ہیرے تھے کہ تاقیامت ان کا بدل ناممکن ہے۔

عظمت و ناموس رسالت و نبوت کی پہرہ داری کرتے ہوئے جن نفوس قدسیہ نے خیر قرن سے اب تک اپنی جان کی قربانی پیش کی ہے ان کی تعداد حد و شمار سے باہر ہے، بلکہ یہ مستقل موضوع ہے اور عشق بھرا باب ہے، اگر اس موضوع پر قلم کو جنبش دی جائے تو کئی دفاتر سیاہ ہوجائیں گے پھر یہ باب تشنہ رہ جائے گا۔ سردست صحابہ و تابعین کے مبارک عہد کی ایک دو شخصیات کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حضرت حبیب بن زید انصاری کو آقا کریم ﷺ نے یمامہ کے مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا تو اس نے حضرت حبیب کو کہا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس نے پھر کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو حضرت حبیب نے جواب دیا کہ میں بہرا ہوں میں تیرا کلام نہیں سنتا وہ ظالم آپ کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا اور یہی سوال دہراتا رہا اور حضرت حبیب اس کو یہی جواب دیتے رہے- یہاں تک کہ آپ شہید ہوگئے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جز:1، ص320)

حضرت ابومسلم خولانی جن کا اصل نام عبد اللہ بن ثوب ہے، ان کی داستان بھی قابل رشک اور قابل ذکر ہے- آپ یمن کے رہنے والے تھے، آقا کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ہی ایمان لائے لیکن آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کا موقع نہ مل سکا۔ یمن میں اسود عنسی نامی شخص نبوت کا جھوٹا دعویدار ظاہر ہوا۔ وہ لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرتا تھا، اس نے حضرت ابومسلم خولانی کو اپنے پاس بلوایا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی تو ابومسلم نے انکار کیا۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ ہاں میں ایمان رکھتا ہوں۔ اس پر اسود عنسی نے ایک خوفناک آگ جلائی اور حضرت ابومسلم کو اس آگ میں ڈال دیا لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ بے اثر ہوگئی اور آپ صحیح سلامت رہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر اسود عنسی اور اس کے پیروکاروں پر خوف طاری ہوگیا اور انہوں نے اسود عنسی کو مشورہ دیا کہ ان کو جلاوطن کردو ورنہ ان کی وجہ سے تمہارے متبعین کا ایمان متزلزل ہوجائے گا چنانچہ آپ کو جلاوطن کردیا گیا- آپ یمن سے نکل کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ ﷺ کا وصال مبارک ہو چکا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ تھے جب ان سے ملاقات ہوئی اور سارا حال سنایا تو

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے موت سے پہلے امت محمدیہ ﷺ کے اس شخص کی زیارت کرائی ہے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ جیسا معاملہ فرمایا۔

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، جز:4،ص175)

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

قائدین اہل سنت سے مؤدبانہ عرض:

قائدین امت سے بصد ادب و احترام عرض ہے کہ خدارا حالات سے چشم پوشی نہ کریں، ارد گرد کا جائزہ لیں اور قوم کی رہبری و قیادت کے لئے کہاں کس چیز کی ضرورت ہے اس کی طرف فوری توجہ دی جائے۔ حبل اللہ کی گرفت مضبوط بنائی جائے، اخوت مسلمین کی مثال پیش کی جائے، فالف قلوبکم کا پیغام عملی طور پر عام کیا جائے، محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم (محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے صحابہ کفار کے ساتھ سختی سے پیش آنے والے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مشفق و مہربان ہیں) کو رہنما بنایا جائے، اپنے اپنے اختلافات کو فرمان باری تعالیٰ: وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (انفال ٤٦) کی تلاوت سے عبرت حاصل کر کے اندرون خانہ رکھیں، اپنی خلوت وجلوت کو إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ (الحجرات ١٠) کے نور سے معمور کریں اور باطل قوتوں کے مقابل متحد ہو کر زبان وقلم کی تلوار سے اس کا مقابلہ اور خاتمہ کریں، اہل علم کی ٹیم کے ساتھ علاقائی دورہ کیا جائے اور میدان میں اسلامی دستہ

اور علما کا قافلہ اتارا جائے ورنہ۔

داستاں تک نہیں رہے گی داستانوں میں

۱۸ جمادی الآخرہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۱ جنوری ۲۰۲۲ء بروز جمعہ مبارکہ وقت عصر نومبر میں تحریر کردہ مقالہ نے بشکل رسالہ توفیق باری تعالیٰ اور عنایات خاتم النبیین ﷺ سے اختتام پذیر ہوا۔

اخیر میں اہل علم سے گذارش ہے کہ جہاں کہیں اس رسالہ میں اغلاط نظر آئیں تو نشاندہی فرما کر مطلع ضرور کریں۔

گدائے مصطفیٰ ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی عفی عنہ
متوطن تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)
حال مقیم دوحہ قطر

تمت بالخیر

